SAT.11.Jan.2025
VOLUME:20 NO:11
Mob:8055362952
Price: 3=00
Pages:4

Established May 1994 : قائم شدہ: مئی

ورقِ تازہ
ناندیڑ

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑ اور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت
waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

بروز ہفتہ 11/جنوری 2025
جلد: 20 شمارہ: 11
10/رجب المرجب 1446ھ
قیمت 3=00 روپے
صفحات: 4

Celebrating 30 years of WARAQU-E-TAZA May 1994 - April 2024

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
waraquetazadaily@rediffmail.com–Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in
HON'RY EDITOR:Mohd.Taqui (M.A,B.Ed) اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیوارت کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

الحاج قاضی نویدمحی الدین صدیقی
M.: 9960532993
7249532993
KANGAN JEWELLERS
کنگن جویلرس
اسحاق ٹاور، صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔
ہمارے پاس ترکش، کویتی، عربی سونے کے زیورات تیار اور آرڈر کے مطابق بنا کر دیئے جاتے ہیں۔

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیوارت کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

نوجوانوں کے ساتھ دھوکہ ہی مودی حکومت کی 'ایجوکیشنل پالیسی' ہے: ملکارجن کھڑگے

نئی دہلی:10 /جنوری (ایجنسیز) کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے نے جمعہ کو الزام عائد کیا کہ یونیورسٹیوں پر کنٹرول کرنا، خودمختار اداروں کا گلا گھونٹنا، پبلک ایجوکیشن پر آر ایس ایس کا منوادی نظریہ تھوپنا اور نوجوانوں کے ساتھ دھوکہ کرنا ہی مودی حکومت کی ایجوکیشنل پالیسی ہے۔ ملکارجن کھڑگے نے 'ایکس' پر اس سلسلے میں پوسٹ کیا ہے۔ اس میں انھوں نے لکھا ہے ''بی جے پی-آر ایس ایس لگاتار ہندوستان کی اعلیٰ تعلیم پر حملہ آور ہیں۔ نریندر مودی جی، آپ 'پریکشا پہ چرچا' اور 'اگزام واریرز' سے اپنا ڈھول پیٹتے ہیں، لیکن نیشنل ٹیلنٹ سرچ اگزام (این ٹی ایس ای) کو 3 سالوں سے بند کر دیا گیا ہے، ایسا نیوز پیپرس سے پتہ چلا ہے۔'' انھوں نے دعویٰ کیا کہ 1963 سے چلائے جا رہے اس منصوبہ پر 40 کروڑ روپے خرچ ہوتے لیکن وزیر اعظم مودی کی تشہیر پر 62 کروڑ روپے خرچ ہوئے۔ جمعہ کے روز کیے گئے اس سوشل میڈیا پوسٹ میں کھڑگے نے کہا ہے کہ ''یو جی سی کے مسودہ ریگولیشن 2025 میں وائس چانسلر کی تقرریوں پر گورنرس کو وسیع کنٹرول فراہم کیا گیا ہے اور غیر تدریسی لوگوں کو ان عہدوں پر رہنے کا حق دیا گیا ہے، جو فیڈرل ڈھانچہ اور ریاست کے حقوق پر واضح طور سے حملہ ہے۔ بی جے پی-آر ایس ایس چاہتی ہے کہ صرف آر ایس ایس فیملی کے ہی لوگ وائس چانسلر مقرر ہوں۔'' کھڑگے نے دعویٰ کیا کہ پہلے یو جی سی یونیورسٹیز کو مالی امداد فراہم کر رہی تھی اور یو جی سی کو حکومت فنڈ دیتی تھی۔ لیکن اب مالی امداد دینے کے کام پر مودی حکومت کے ذریعہ بنائی گئی اعلیٰ تعلیمی فنڈ ایجنسی (ایچ ای ایف اے) نے قبضہ کر لیا ہے۔ یہ کینر ابینک اور وزارت تعلیم کے درمیان ایک ادارہ ہے۔ کھڑگے مزید کہتے ہیں کہ اس سے نہ صرف کالج اور یونیورسٹیز کو زیادہ خود سے فنڈ کردہ کورسز شروع کرنے کے لیے مجبور ہونا پڑے گا بلکہ ایس سی، ایس ٹی، او بی سی اور معاشی طور سے کمزور طبقات کے طلبا کی مالی پریشانیاں بھی بڑھیں گی۔ کھڑگے کے مطابق یہ امداد ایچ ای ایف اے کو سرکاری فنڈنگ کی شکل میں نہیں، بلکہ قرض کی شکل میں دی جا رہی ہے۔ وہ یہ بھی بتاتے ہیں کہ یو جی سی کے بجٹ میں 61 فیصد کی زبردست تخفیف کی گئی ہے۔ انھوں نے یہ الزام بھی عائد کیا کہ یونیورسٹیز پر کنٹرول کرنا، خودمختار اداروں کا گلا گھونٹنا، پبلک ایجوکیشن پر آر ایس ایس کے منوادی نظریہ کو تھوپنا اور نوجوانوں کے ساتھ دھوکہ کرنا، یہی مودی حکومت کی ایجوکیشن پالیسی ہے۔''

یو پی کے وزیر اعلیٰ یوگی کے ایک بیان سے مچی ہلچل
بریلی میں 100 وقف ملکیتیں جانچ کی زد میں!

بریلی:10 /جنوری (ایجنسیز) اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے گزشتہ دنوں بریلی ضلع کی وقف ملکیتوں سے متعلق ایک بیان دیا تھا جس نے ہلچل پیدا کر دی ہے۔ اس بیان کے بعد بریلی کی تقریباً 100 وقف ملکیتوں کی چھان بین اور پیمائش کو لے کر چہ می گوئیاں شروع ہو گئی ہیں۔ محکمہ اقلیتی فلاح کو اس سلسلے میں حکم کا انتظار ہے۔ یعنی حکم ملتے ہی متنازعہ ملکیتوں کی چھان بین شروع ہو جائے گی۔ امید کی جا رہی ہے کہ جلد ہی وقف بورڈ کے ذریعہ حکم جاری ہوگا اور پھر اس کے بعد افسران ضلع کی وقف ملکیتوں کے دستاویزات سے ملکیتوں کی پیمائش کریں گے۔ قابل ذکر ہے کہ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے 8 جنوری کو ایک بیان میں کہا تھا کہ ''وقف کے نام پر زمین قبضہ کرنے والوں کے خلاف کارروائی ہوگی۔ ایک ایک انچ زمین واپس لی جائے گی۔'' اسی معاملے میں اب وقف ملکیتوں کی جانچ کے آثار پیدا ہو گئے ہیں۔ بریلی ضلع میں وقف کی تقریباً 3171 ملکیتیں ہیں۔ بیشتر ملکیتوں کو لے کر چھوٹے بڑے تنازعات بھی سامنے آتے رہے ہیں۔ ان کی شکایتیں بھی ہوئی ہیں۔ اب نئے سرے سے جانچ ہو سکتی ہے، اور پھر ناجائز قبضوں کی چھان بین انتظامیہ کی ترجیحات میں شامل ہوں گی۔ اس پورے معاملے میں آل انڈیا مسلم جماعت کے قومی صدر مولانا شہاب الدین رضوی کا کہنا ہے کہ وقف کے نام پر قبضے ہوئے ہیں اور وقف ملکیتوں پر بھی ناجائز قبضے ہیں۔ مولانا رضوی کا کہنا ہے کہ ''میں وزیر اعلیٰ کے بیان کو درست مانتا ہوں۔ یہ بھی مانتا ہوں کہ وقف بورڈ کی ملی بھگت کے بغیر ناجائز قبضے نہیں ہو سکتے۔ اس لیے جب چھان بین ہو تو اس نکتہ کو بھی دیکھا جائے۔'' اتحاد ملت کونسل کے قومی جنرل سکریٹری ڈاکٹر نفیس خاں نے بھی اس معاملے میں اپنا ردعمل ظاہر کیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ جس نے بھی ناجائز قبضے کیے ہیں، ان کے خلاف کارروائی ہونی چاہیے۔ وہ ملکیتیں بھی خالی کرائی جائیں جن پر سرکاری قبضے ہیں۔ میں تو یہی چاہتا ہوں کہ وقف ملکیتوں کو تحفظ فراہم کیا جائے۔

سنبھل کی جامع مسجد کے قریب واقع
کنویں کی پوجا پر سپریم کورٹ کی روک، استعمال کی اجازت

سنبھل:10 /جنوری (ایجنسیز) یہاں کی جامع مسجد کے قریب موجود عوامی کنویں پر سپریم کورٹ نے ایک اہم فیصلہ سنایا ہے، جس کے مطابق اس پر پوجا کرنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ عدالت نے اس عوامی کنویں کے استعمال کو جائز قرار دیا ہے لیکن اس پر پوجا کرنے کی جو اجازت مقامی انتظامیہ نے دی تھی، اس پر روک لگا دی ہے۔ سنبھل میں اس کنویں کے حوالے سے تنازعہ اس وقت شروع ہوا جب مقامی میونسپلٹی نے اس کنویں کو 'ہری مندر' قرار دیتے ہوئے اس پر پوجا کرنے کی اجازت دی۔ مقامی انتظامیہ کا کہنا تھا کہ یہ کنواں مذہبی اہمیت کا حامل ہے لیکن اس فیصلے کے خلاف جامع مسجد کی کمیٹی نے سپریم کورٹ میں درخواست دائر کی تھی۔ سپریم کورٹ کی بنچ میں چیف جسٹس سنجیو کھنہ اور جسٹس سنجے کمار شامل تھے، جنہوں نے اس معاملے پر تفصیل سماعت کی۔ عدالت نے کہا کہ اگر یہ کنواں عوامی ہے تو اسے سب کے لیے کھلا رہنا چاہیے اور کسی بھی قسم کی پوجا پر پابندی لگائی جانی چاہیے۔ سپریم کورٹ نے واضح طور پر کہا کہ عوامی کنویں کا مقصد لوگوں کو پانی فراہم کرنا ہے، نہ کہ مذہبی عبادات کے لیے استعمال کیا جانا چاہیے۔ سماعت کے دوران عدالت نے اتر پردیش حکومت کو ہدایت دی کہ وہ اس معاملے میں 2 ہفتوں کے اندر اسٹیٹس رپورٹ جمع کرائے۔ اسی دوران عدالت نے اس بات پر زور دیا کہ عوامی کنویں کی نگرانی کے لیے سی سی ٹی وی کیمرے نصب کیے جائیں تا کہ اس کا غلط استعمال نہ ہو۔ مسلم برادری کے نمائندوں نے اس دوران عدالت میں کہا کہ اس کنویں کا استعمال صرف مسجد کی ضروریات کے لیے ہوتا ہے اور اس میں سے پمپ کے ذریعے پانی نکالا جاتا ہے۔ تاہم، اتر پردیش حکومت نے اس موقف کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ یہ کنواں عوامی ہے اور اسے عوام کے استعمال کے لیے کھلا رہنا چاہیے۔ حکومت نے مسلم برادری کے لوگوں پر الزام عائد کیا کہ وہ اس معاملے کو پیچیدہ بنا کر ماحول خراب کرنا چاہتے ہیں۔ عدالت نے اس پر مسلم برادری کی درخواست پر کہا کہ اگر یہ کنواں عوامی ہے تو اسے سب لوگوں کے لیے کھلا رہنا چاہیے۔ چیف جسٹس نے یہ بھی کہا کہ اگر یہاں کسی قسم کی پوجا کی جاتی ہے تو اسے فوری طور پر روکا جائے۔ سپریم کورٹ نے اس کیس کی اگلی سماعت 21 فروری کو مقرر کی ہے، جب اس معاملے پر مزید تفصیل سے بحث کی جائے گی۔ عدالت کے اس فیصلے سے واضح ہے کہ عوامی مقامات پر مذہبی سرگرمیوں کے حوالے سے حساسیت اور قانون کی حکمرانی کا خیال رکھا جائے گا۔

دہلی کے 23 اسکولوں کو بم سے اڑانے کی دھمکی دینے والا 12 ویں جماعت کا طالب علم نکلا، امتحان سے بچنا چاہتا تھا!

نئی دہلی:10 /جنوری (ایجنسیز) دہلی کے 23 اسکولوں کو بم کی دھمکی والے ای میلز ایک 12 ویں جماعت کے طالب علم نے بھیجے تھے۔ دہلی پولیس نے اس طالب علم کو حراست میں لے لیا ہے۔ نابالغ کو اس وقت حراست میں لیا گیا جب پولیس نے بم کی دھمکی کے معاملے کی تحقیقات کیں۔ ابتدائی تحقیقات سے پتہ چلا کہ وہ امتحان نہیں دینا چاہتا تھا۔ لڑکے نے اپنے ادارے کو چھوڑ کر کئی اسکولوں کو بم کی دھمکی والے ای میلز بھیجے۔ گزشتہ چند ہفتوں میں کئی اسکولوں کو بم کی دھمکیاں ملی تھیں۔ تحقیقات کے دوران کچھ بھی نہیں نکلا تھا۔ لیکن، مسلسل بم کی دھمکیوں نے پولیس کو پریشان کر دیا تھا۔ دھمکیوں کے پیش نظر، پولیس اور تعلیمی شعبے نے سکول کے اساتذہ کے لیے ایک سیمینار کا انعقاد کیا اور انہیں کسی بھی صورتحال سے نمٹنے کے لیے تربیت بھی دی۔ اسکولوں کے علاوہ کئی ایئر لائنز کو بھی بم کی دھمکیاں ملی تھیں۔ پچھلے سال 20 دسمبر کو دوارکا میں دہلی پبلک اسکول (ڈی پی ایس) میں بم کی دھمکی کی اطلاع ملی تھی۔ 11 دسمبر کو، دہلی کے 40 سے زائد اسکولوں کو فدیہ کی مانگ کرنے والی دھمکیاں ملیں، تاہم کسی بھی معاملے میں کوئی دھماکہ خیز مواد نہیں ملا۔ اسی مہینے، جنوبی دہلی میں انڈین پبلک سکول اور شمال مغربی دہلی میں کریسنٹ پبلک سکول کو بھی بم کی دھمکیاں ملیں، جس سے خوف و ہراس پھیل گیا۔ دہلی ہائی کورٹ نے بار بار ہونے والی اس طرح کی دھمکیوں کا نوٹس لیا۔ ساتھ ہی دہلی حکومت اور دہلی پولیس کو ایسی ایمرجنسی صورتحال سے نمٹنے کے لیے ایک تفصیلی معیاری آپریٹنگ پروسیجر (ایس او پی) تیار کرنے کا حکم دیا۔ عہدیداروں کو مستقبل کے خطرات کے لیے فوری اور موثر ردعمل کو یقینی بنانے کے لیے جنوری 2024 تک ایک جامع کارروائی کا منصوبہ پیش کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ یہ بتایا گیا ہے کہ طالب علم نے کئی اسکولوں کو دھمکی آمیز ای میلز کیے تھے۔ ایک بار تو اس نے 23 اسکولوں کو دھمکی آمیز میل بھیج دیا تھا۔ طالب علم نے دوسرے اسکولوں کو میل اس لیے کیا تا کہ اس پر کوئی شک نہ کر سکے۔

دہلی میں مہاکمبھ کی طرز پر منعقد ہوگا مہا چھٹھ تہوار میلہ، کانگریس کا اعلان

نئی دہلی:10 /جنوری (ایجنسیز) دہلی اسمبلی انتخاب کے لیے جاری سرگرمیوں کے درمیان ایک طرف بی جے پی اور عآپ ایک دوسرے پر الزام تراشیاں کر رہی ہیں، دوسری طرف کانگریس لگاتار عوام کے حق میں منصوبوں کا اعلان کر رہی ہے۔ 'پیاری دیدی یوجنا' اور 'جیون رکشا یوجنا' کا اعلان کرنے کے بعد اب دہلی میں بسے پوروانچلوں کے تعلق سے کانگریس نے بڑا اعلان کیا ہے۔ پارٹی نے وعدہ کیا ہے کہ دہلی میں برسراقتدار ہوتے ہی مہاکمبھ کی طرز پر مہا چھٹھ تہوار میلہ منعقد کیا جائے گا۔ کانگریس سے راجیہ سبھا رکن اور بہار پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر اکھلیش پرساد سنگھ نے دہلی واقع پارٹی دفتر میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ''پوروانچل کے لوگوں کا چھٹھ تہوار کے تئیں عقیدت کا احترام کرتے ہوئے کانگریس پارٹی عزم کرتی ہے کہ مہاکمبھ کی طرز پر چھٹھ تہوار منایا جائے گا۔ یہ چھٹھ کا دنیا میں سب سے بڑا انعقاد ہوگا۔'' انھوں نے مزید کہا کہ چھٹھ تہوار میلہ کے لیے ایک بہت بڑی جگہ جمنا کنارے مقرر کی جائے گی اور اسے ضلع قرار دیا جائے گا۔ اس کا نام مشہور گلوکارہ شاردا سنہا کے نام پر شاردا سنہا گھاٹ رکھا جائے گا۔'' اکھلیش پرساد سنگھ نے پریس کانفرنس میں بی جے پی اور عآپ پر پوروانچلیوں کی بے عزتی کرنے کا الزام بھی عائد کیا۔ انھوں نے کہا کہ ''بی جے پی کے قومی صدر جے پی نڈا نے پوروانچل کے لوگوں کا موازنہ روہنگیا اور بنگلہ دیشی دراندازوں سے کیا۔ عآپ کنوینر کیجریوال نے کہا کہ 500 روپے کا ٹکٹ کٹا کر یہ لوگ علاج کرانے دہلی آتے ہیں۔'' کانگریس لیڈر نے اس درمیان ایک بڑی بات یہ بھی کہی کہ دہلی میں کانگریس کی حکومت بننے کی صورت میں وزیر اعلیٰ پوروانچل کا بھی ہو سکتا ہے۔ اکھلیش پرساد سنگھ نے پریس کانفرنس میں بی جے پی اور عآپ پر پوروانچلیوں کی بے عزتی کرنے کا الزام بھی عائد کیا۔ انھوں نے کہا کہ ''بی جے پی کے قومی صدر جے پی نڈا نے پوروانچل کے لوگوں کا موازنہ روہنگیا اور بنگلہ دیشی دراندازوں سے کیا۔ عآپ کنوینر کیجریوال نے کہا کہ 500 روپے کا ٹکٹ کٹا کر یہ لوگ علاج کرانے دہلی آتے ہیں۔'' کانگریس لیڈر نے اس درمیان ایک بڑی کامیابی مل رہی ہے۔

چندر شیکھر آزاد کی 'آزاد سماج پارٹی' نے دہلی اسمبلی انتخابات کے لیے 5 سیٹوں پر کیا امیدواروں کا اعلان

دہلی:10 /جنوری (ایجنسیز) چندر شیکھر آزاد کی آزاد سماج پارٹی (کانشی رام) نے دہلی میں ہونے والے اسمبلی انتخابات کے لیے پانچ سیٹوں پر اپنے امیدواروں کا اعلان کیا ہے۔ پارٹی نے اوکھلا، سنگم وِہار، امبیڈکر نگر، بُراڑی اور وِکاس پوری اسمبلی سیٹوں پر اپنے امیدواروں کو میدان میں اتارنے کا فیصلہ کیا ہے۔ نیوز پورٹل 'آج تک' کی رپورٹ کے مطابق، آزاد سماج پارٹی کی طرف سے اوکھلا سے شیر خان کو امیدوار مقرر کیا گیا ہے، جب کہ سنگم وِہار سے سیراج الدین، امبیڈکر نگر سے درشن چندیلہ، بُراڑی سے امت کمار گرجر اور وِکاس پوری سے اُمیش چوہان کو ٹکٹ دیا گیا ہے۔ یہ فیصلہ آزاد سماج پارٹی کی اس حکمت عملی کا حصہ ہے جس کے تحت وہ دہلی میں اپنی سیاسی موجودگی مضبوط کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ چندر شیکھر آزاد نے کہا کہ ان کی پارٹی کا مقصد سماج کے پسماندہ طبقوں کی آواز بننا ہے اور وہ ان انتخابات میں کامیابی کے لیے پوری طرح سے تیار ہیں۔ انہوں نے 2020 میں آزاد سماج پارٹی کی بنیاد رکھی تھی تا کہ وہ دلتوں اور دیگر پسماندہ طبقوں کے حقوق کے لیے آواز اٹھا سکیں۔ اس سے قبل، آزاد سماج پارٹی نے ہریانہ اسمبلی انتخابات میں بھی اپنے امیدواروں کو میدان میں اُتارا تھا اور جے جے پی کے ساتھ اتحاد قائم کیا تھا۔ دہلی اسمبلی انتخابات 5 فروری کو ایک ہی مرحلے میں ہوں گے، اور نتائج 8 فروری کو آئیں گے۔ گزشتہ دہلی اسمبلی انتخابات میں عام آدمی پارٹی نے 62 سیٹیں جیت کر بھاری اکثریت حاصل کی تھی، جب کہ بی جے پی کو صرف 8 سیٹیں ملی تھیں۔

پاکستان کیلئے ایک اور بڑی شرمندگی، سات ممالک نے 258 پاکستانیوں کو واپس بھیج دیا

کراچی: پاکستان کے لیے ایک اور بڑی شرمندگی میں سات ممالک جن میں سعودی عرب، متحدہ عرب امارات (یو اے ای) کے علاوہ ''تمام موسمی دوست'' شامل ہیں، نے گزشتہ 24 گھنٹے میں اس کے 258 شہریوں کو واپس بھیج دیا۔ مقامی میڈیا نے جمعہ کو یہ رپورٹ دی۔ پاکستانی امیگریشن عہدیداروں کے بموجب کراچی کے جناح انٹرنیشنل ایئرپورٹ میں 758 افراد پہنچے، جن میں سے 244 کو ہنگامی سفری دستاویزات پر ملک واپس بھیجا گیا اور محض 14 کے پاس پاکستان کے جائز پاسپورٹ تھے۔ واپس بھیجے گئے 16 افراد کو مشتبہ شناخت رکھنے پر گرفتار کیا گیا، تاہم ہفتہ کو محض سوالات کے بعد رہا کر دیا گیا۔ پاکستان کے سرکردہ نیوز چیانل جیو نیوز نے رپورٹ دی کہ سعودی عرب نے 232 افراد کو واپس بھیجا جن میں 7 بھکاری، اجازت کے بغیر حج کرنے پر پکڑے جانے اور سزا مکمل کرنے والوں کے علاوہ کئی پاکستانی شامل ہیں، جنہوں نے ملک میں مدت سے زیادہ قیام کیا یا اسپانسرشپ کے بغیر یا ان کے ویزا کی مدت گذرنے کے بعد کام کیا۔ یو اے ای سے 21 افراد کو ملک واپس بھیج دیا گیا، چین، قطر، انڈونیشیاء، قبرص اور نائجیریا سے ایک ایک پاکستانی کو ملک واپس بھیجا گیا۔

ساورکر ہتک عزت کیس، راہول گاندھی کو ضمانت منظور

پونے: پونے کی ایک خصوصی عدالت نے جمعہ کے روز کانگریس قائد راہول گاندھی کو ہتک عزت کیس میں ضمانت منظور کی۔ یہ کیس ہندوتوا کے نظریہ ساز وی ڈی ساورکر کے بارے میں مبینہ قابل اعتراض تبصروں سے متعلق ہے۔ ایم پی/ ایم ایل اے عدالت نے لوک سبھا میں قائد اپوزیشن کو ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعہ عدالت میں پیش ہونے اور 25 ہزار روپئے کا ضمانتی مچلکہ داخل کرنے پر ضمانت منظور کی۔ سینئر کانگریس لیڈر موہن جوشی نے عدالت میں ضمانت دی۔ ایڈوکیٹ ملند پوار نے جو راہول گاندھی کی پیروی کر رہے تھے، انھوں نے بتایا کہ عدالت نے کانگریس قائد کو اپنے سامنے حاضر ہونے سے مستقل استثنیٰ بھی منظور کیا ہے۔ اب اس معاملہ کی سماعت 18 فروری کو ہوگی۔

اب سپریم کورٹ کی اجازت کے بغیر ممبئی میں نہیں کٹیں گے درخت، اتھارٹی کو سخت ہدایت جاری

نئی دہلی: سپریم کورٹ نے بی ایم سی (برہن ممبئی میونسپل کارپوریشن) کے درخت اتھارٹی کو ہدایت دی ہے کہ وہ ممبئی کی آرے کالونی میں بغیر اس کی اجازت مزید درختوں کی کٹائی نہ ہونے دے۔ جمعہ کے روز جسٹس ابھے ایس اوکا اور جسٹس اروند کمار کی بنچ نے واضح لفظوں میں کہا کہ اتھارٹی درخواستوں پر غور کر سکتا ہے اور پھر عدالت سے حکم طلب کر سکتا ہے۔ یہ حکم سپریم کورٹ نے تب جاری کیا ہے جب ممبئی میٹرو ریل کارپوریشن لمیٹڈ (ایم ایم آر سی ایل) نے بنچ کو مطلع کیا کہ علاقہ میں مزید درختوں کو کاٹنے کی کوئی تجویز زیر التوا نہیں ہے۔ عدالت نے اس معاملے میں آئندہ سماعت کے لیے 5 مارچ کی تاریخ مقرر کی ہے۔ سپریم کورٹ نے مہاراشٹر حکومت کو یہ بتانے کی ہدایت دی تھی کہ کیا آرے جنگل میں مزید درختوں کو کاٹنے کی کوئی تجویز ہے؟

متھرا مندر۔ مسجد تنازعہ مقدمات کو یکجا کرنا بہتر

نئی دہلی: سپریم کورٹ نے جمعہ کے دن کہا کہ متھرا کے سری کرشنا جنم بھومی۔ شاہی عیدگاہ مسجد تنازعہ سے جڑے ہندو فریق کے 15 مقدمات کو یکجا کرنے کے الہ آباد ہائی کورٹ کے احکام کو چیلنج کرتی درخواست بعد میں اٹھائی جا سکتی ہے۔ چیف جسٹس سنجیو کھنہ اور جسٹس سنجے کمار پر مشتمل بنچ نے پہلی نظر میں ہائی کورٹ کے فیصلہ کی حمایت کی۔ انہوں نے کہا کہ کیسس کو یکجا کرنا فریقین کے مفاد میں ہوگا۔ گزشتہ برس 11 جنوری کو الہ آباد ہائی کورٹ نے کہا تھا کہ 15 مقدمات کو یکجا کر دینا انصاف کے مفاد میں ہوگا۔ جمعہ کے دن سماعت کی شروعات میں سپریم کورٹ بنچ نے کہا کہ اس نے 1991 کے مذہبی مقامات قانون سے جڑے مسئلہ کا نوٹ لیا ہے۔ اس نے پوچھا کہ وہ فی الحال اس معاملہ میں مداخلت کیوں کرے۔ چیف جسٹس آف انڈیا نے مسجد کمیٹی کے وکیل سے کہا کہ ضرورت پڑنے پر آپ بعد میں یہ مسئلہ اٹھا سکتے ہیں۔

'ای وی ایم کا مطلب ہر ووٹ مُلّا کے خلاف'، نتیش رانے نے پھر دیا انتہائی متنازعہ بیان

ممبئی: 10 /جنوری (ایجنسیز) مہاراشٹر حکومت میں ماہی پروری و بندرگاہ کے وزیر نتیش رانے نے ایک بار پھر اقلیتی طبقہ سے متعلق انتہائی متنازعہ بیان دیا ہے۔ بی جے پی لیڈر نے اس مرتبہ ای وی ایم (الیکٹرانک ووٹنگ مشین) کو ہدف تنقید بنانے والی اپوزیشن کی کارروائیوں پر اپنا سخت ردعمل ظاہر کیا ہے۔ انھوں نے کہا ہے کہ ''ای وی ایم کا مطلب ہے 'ہر ووٹ مُلّا کے خلاف' (ایوری ووٹ اگینسٹ مُلّا)۔''

مرکز نے ریاستوں کے لیے جاری کیے ٹیکس سے حاصل 1.73 لاکھ کروڑ روپے، مغربی بنگال کو ملے 13 ہزار کروڑ

نئی دہلی:10 /جنوری (ایجنسیز) مرکزی حکومت نے آج (10 جنوری) ریاستی حکومتوں کو ٹیکس میں شراکت داری کی شکل میں 173030 ہزار کروڑ روپے جاری کر دیے ہیں۔ یہ نمبر دسمبر 2024 میں جاری کردہ 89086 کروڑ روپے کی منتقلی سے زیادہ ہے۔ وزارت مالیات کا کہنا ہے کہ اس ماہ کی گئی زیادہ منتقلی ریاستوں کو فنڈ خرچ میں تیزی لانے اور ترقیات وفلاح سے متعلق اخراجات کو فائنانس کرنے میں مدد کرے گی۔ جمعہ کے روز جاری کردہ رقم 26 ریاستوں کو دی گئی ہیں۔ سب سے زیادہ تقریباً 31 ہزار کروڑ روپے اتر پردیش کے حصے میں گئے ہیں۔ موصولہ اطلاع کے مطابق مغربی بنگال کے لیے 06.13017 کروڑ روپے، آندھرا پردیش کے لیے 52.7002 کروڑ روپے، کرناٹک کے لیے 40.6310 کروڑ روپے، آسام کے لیے 38.5412 کروڑ روپے، چھتیس گڑھ کے لیے 13.5895 کروڑ روپے، ہماچل پردیش کے لیے 16.1436 کروڑ روپے، کیرالہ کے لیے 83.3330 کروڑ روپے، پنجاب کے لیے 65.3126 کروڑ روپے اور تمل ناڈو کے لیے 89.7057 کروڑ روپے جاری کیے گئے ہیں۔ دیگر ریاستوں میں اتر پردیش کو 84.31039 کروڑ روپے، مہاراشٹر کو 31.10930 کروڑ روپے، گجرات کو 99.6017 کروڑ روپے، مدھیہ پردیش کو 86.13582 کروڑ روپے، منی پور کو 9.1238 کروڑ روپے اور میگھالیہ کو 13.1327 کروڑ روپے دیے گئے ہیں۔ واضح رہے کہ ٹیکس منتقلی مرکزی حکومت کے ذریعہ جمع کیے گئے ٹیکس کی شفاف آمدنی کو ریاستوں کو دینے کا ایک عمل ہے۔ مرکزی حکومت مالیاتی کمیشن کی سفارشات کی بنیاد پر مستقل قسطوں میں ریاستوں کو ٹیکس کی رقم جاری کرتی ہے۔ مالیاتی کمیشن کارپوریٹ ٹیکس، انکم ٹیکس اور مرکزی جی ایس ٹی سمیت سبھی ٹیکسز کی مجموعی شفاف آمدنی میں ریاستوں کے حصے کی سفارش کرتا ہے۔ 15 ویں مالیاتی کمیشن نے سفارش کی تھی کہ مرکزی حکومت کے قابل تقسیم ٹیکس کا 41 فیصد 26-2021 کی مدت کے لیے ریاستوں کو الاٹ کیا جائے۔ اسے ورٹیکل ٹرانسفر کی شکل میں جانا جاتا ہے۔ اس نے ریاستوں کے درمیان رقم کی تقسیم کرنے کے لیے پیمانہ کی بھی سفارش کی تھی، جسے ہوریزانٹل ٹرانسفر کی شکل میں جانا جاتا ہے۔

ایچ ایم پی وی وائرس دیگر ممالک میں بھی پھیل گیا

بیجنگ: چین سے پھیلنے والا ایچ ایم پی وی (ہیومن میٹا نیوموویروس) وائرس تیزی سے دیگر ممالک میں بھی پھیلنے کی اطلاعات سامنے آرہی ہیں۔ غیر ملکی ذرائع ابلاغ کے مطابق ایچ ایم پی وی (ہیومن میٹا نیوموویروس) وائرس مختلف ممالک تک پہنچ گیا ہے، جس میں ہندوستان، ملیشیا، قزاقستان، برطانیہ، امریکہ، یونان اور سنگاپور شامل ہیں۔

کانگریس کا کیجریوال پر حملہ
باباصاحب اور بھگت سنگھ کے نظریات کے خلاف قرار دیا

نئی دہلی:10 /جنوری (ایجنسیز) کانگریس نے جمعہ کے روز الزام لگایا کہ دہلی کے سابق وزیر اعلیٰ اروند کیجریوال اپنے دفتر میں باباصاحب بھیم راؤ امبیڈکر اور شہید بھگت سنگھ کی تصاویر تو لگاتے ہیں لیکن حقیقت میں وہ ان دونوں عظیم شخصیات کے نظریات کے مخالف ہیں۔ دہلی پردیش کانگریس کمیٹی کے دفتر میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے پارٹی رہنما راجندر پال گوتم نے کہا کہ کیجریوال کبھی بھی ذات پر مبنی مردم شماری اور سماجی انصاف جیسے موضوعات پر بات نہیں کرتے۔ انھوں نے کہا، ''کیجریوال ایک جانب باباصاحب امبیڈکر اور دوسری جانب شہید بھگت سنگھ کی تصاویر آویزاں کرتے ہیں لیکن سچ یہ ہے کہ وہ ان دونوں سے نفرت کرتے ہیں اور ان کے نظریات کے خلاف ہیں۔'' راجندر پال گوتم نے مزید کہا، ''آپ نے کبھی بھی کیجریوال کو ذات پر مبنی مردم شماری یا سماجی انصاف پر بات کرتے ہوئے نہیں سنا ہوگا، حالانکہ ان موضوعات پر کام سے سب کو ان کا حق مل سکتا ہے۔'' کانگریس کے درج فہرست ذاتوں کے شعبے کے صدر راجیش لیلوتھیا نے بھارتیہ جنتا پارٹی پر بھی سخت تنقید کی۔

ہم جنس پرستوں کی شادی: سپریم کورٹ نے اپنے 2023 کے فیصلے کے خلاف نظرثانی کی درخواستوں کو کیا خارج

نئی دہلی، 10 جنوری (یو این آئی) سپریم کورٹ نے ہم جنس پرستوں کی شادی کو قانونی حیثیت دینے سے انکار کرنے والے اپنے فیصلے پر نظرثانی کی درخواستوں کو خارج کر دیا ہے۔ جسٹس بی آر گوائی، سوریہ کانت، بی وی ناگرتنا، پی ایس نرسمہا اور دیپانکر دتہ کی آئینی بنچ نے یہ کہتے ہوئے کہ انہیں اپنے سابقہ فیصلے میں ریکارڈ پر کوئی غلطی نظر نہیں آئی، نظرثانی کرنے سے انکار کر دیا۔ درخواستوں میں سپریم کورٹ کی ہم جنس پرستوں کی شادی کو قانونی حیثیت دینے سے انکار کرنے والے 17 اکتوبر 2023 کے فیصلے پر نظرثانی کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ چیمبر کی کارروائی کے بعد جمعرات کو اپنے حکم میں، بنچ نے کہا ''ہم نے جسٹس ایس رویندر بھٹ (سابق جج)، جسٹس ہیما کوہلی (سابق جج) کی طرف سے سنائے گئے فیصلوں اور ہم میں سے ایک (جسٹس نرسمہا) کی طرف سے سنائے گئے فیصلوں کا جائزہ لیا ہے۔ میں نے متفقہ رائے کو غور سے پڑھا ہے، جو کہ اکثریت کی رائے ہے۔ عدالت عظمیٰ نے مزید کہا کہ دونوں فیصلوں میں جو رائے ظاہر کی گئی ہے وہ قانون کے مطابق ہے۔ ان میں کسی مداخلت کی ضرورت نہیں ہے۔ بنچ نے کہا کہ اس بنیاد پر نظرثانی کی درخواستیں خارج کی جاتی ہیں۔ عدالت نے نظرثانی درخواستوں کو کھلی عدالت میں فہرست میں شامل کرنے کی درخواست بھی مسترد کر دی۔ اس معاملے سے متعلق درخواستوں پر ججز کے چیمبر میں غور کیا گیا۔ عدالت عظمیٰ کے قوانین کے مطابق نظرثانی کی درخواستوں پر ججز کی جانب سے دستاویزات کی گردش اور وکلاء کی موجودگی کے بغیر ججوں کے چیمبر میں غور کیا جاتا ہے۔ عدالت عظمیٰ نے پہلے ہی نظرثانی کی درخواستوں کی کھلی عدالت میں سماعت کی اجازت دینے سے انکار کر دیا تھا۔ جسٹس سنجیو کھنہ (موجودہ چیف جسٹس) کی جانب سے 10 جولائی 2024 کو نظرثانی کی درخواستوں کی سماعت سے خود کو الگ کرنے کے بعد نئی بنچ تشکیل دی گئی تھی۔ واضح رہے کہ جسٹس پی ایس نرسمہا (اصل پانچ ججوں کی آئینی بنچ کے واحد رکن) نے یہ فیصلہ سنایا کیونکہ سابق چیف جسٹس ڈی وائی چندر چوڑ اور جسٹس ایس کے کول، رویندر بھٹ اور ہیما کوہلی ریٹائر ہو چکے ہیں۔ اس وقت کے چیف جسٹس چندر چوڑ کی سربراہی میں پانچ ججوں کی آئینی بنچ نے 17 اکتوبر 2024 کو ہم جنس پرستوں کی شادیوں کو قانونی حیثیت دینے سے انکار کر دیا تھا۔ بنچ نے کہا تھا کہ قانون کے ذریعہ تسلیم شدہ شادیوں کو چھوڑ کر شادی کرنے کا 'کوئی بھی غیر مستحق حق' نہیں ہے۔

ٹھوس پیشرفت کی بنیاد پر شام کی پابندیوں میں بتدریج نرمی ممکن: یوروپی یونین

بروسلز: یوروپی یونین کی اعلیٰ سفارت کار اور خارجہ پالیسی کی سربراہ نے جمعہ کو کہا ہے کہ اگر جنگ زدہ ملک کے نئے حکمران اقلیتوں کا تحفظ کرنے والی ایک جامع حکومت بنانے کیلئے اقدامات کریں تو بلاک شام پر سے پابندیاں ہٹانا شروع کر سکتا ہے۔ کاجا کالس نے روم میں مغربی طاقتوں کے ساتھ ملاقات کے ایک دن بعد ایکس پر لکھا کہ یوروپی یونین بتدریج پابندیوں میں نرمی کر سکتی ہے بشرطیکہ ٹھوس پیشرفت ہو۔ امریکہ اور یورپ شام کے صدر بشار الاسد کی معزولی کے بعد شام کی نئی قیادت سے دوستانہ روابط قائم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ 27 ممالک پر مشتمل یوروپی یونین نے خانہ جنگی کے دوران الاسد کی حکومت اور شام کی معیشت پر وسیع پیمانے پر پابندیاں عائد کر دی تھیں۔ دمشق میں عبوری حکومت پابندیاں ختم کروانے کیلئے کوشاں ہے۔ لیکن بین الاقوامی برادری پابندیاں واپس لینے میں ہچکچا رہی ہے اور کئی ممالک ایسا کرنے سے پہلے یہ دیکھنے کے منتظر ہیں کہ نئے حکام اپنی طاقت کا استعمال کیسے کرتے ہیں۔ موجودہ حکومت پر غلبے کی حامل ہیئۃ تحریر الشام شام کے سربراہ نئے ڈی فیکٹو لیڈر احمد الشرع ہیں۔ یہ باضابطہ طور پر یوروپی یونین کی پابندیوں کے تحت ہے۔ جرمنی نے پابندیوں میں نرمی کیلئے پہلے ہی یوروپی یونین پر دباؤ ڈالنا شروع کر دیا ہے جب اس کے وزیر خارجہ نے اپنے فرانسیسی ہم منصب کے ہمراہ گزشتہ ہفتے دمشق کا دورہ کیا۔ سفارت کاروں نے کہا ہے کہ برلن حکومتی اداروں کے ساتھ مالیاتی لین دین آسان بنانے، نجی سرمائے کی منتقلی پر پابندیوں کو کم کرنے اور ممکنہ طور پر توانائی اور ہوا بازی کے شعبوں پر پابندیاں ختم کرنے کیلئے دباؤ ڈال رہا ہے۔ توقع ہے کہ یوروپی یونین کے وزرائے خارجہ 27 جنوری کو برسلز میں ہونے والے اجلاس میں تجاویز پر تبادلہ خیال کریں گے اور کسی بھی تبدیلی کیلئے تمام رکن ممالک کی حمایت کی ضرورت ہوگی۔ اٹلی کے وزیر خارجہ انتونیو تاجانی جمعہ کو شام کا دورہ کرنے والے یوروپی یونین کے تازہ ترین اعلیٰ عہدیدار ہیں اور توقع ہے کہ وہ ابتدائی ترقیاتی امدادی پیکج کا اعلان کریں گے۔ جمعرات کو روم میں ہونے والے اجلاس میں امریکہ، برطانیہ، فرانس، جرمنی اور اٹلی کے وزرائے خارجہ نے شام میں استحکام کی حوصلہ افزائی کرنے کی ضرورت پر اتفاق کیا۔

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیوارت کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

مسجد پریچئے!

ازقلم: مولانا خالد سیف اللہ رحمانی

مسجدیں اللہ کا گھر ہیں، یہ بات خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمائی ہے: المساجد بیوت اللہ والمؤمنون زوار اللہ (مسند دیلمی، حدیث نمبر: ۶۲۵۳، الجامع الکبیر للسیوطی، حدیث نمبر: ۱۱۸۳۸) اللہ کا گھر ہونے کا مطلب یہ ہے کہ مسجدوں میں وہی کام کئے جائیں گے، جن سے اللہ راضی ہوتے ہیں، دنیوی کام کرنا مسجد کے لئے جائز نہیں ہے، جیسے: تجارت، وراثت، جائز وناجائز کھیل، شعر وشاعری کی محفلیں، گانا وغیرہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں مسجدوں میں بنیادی طور پر دو طرح کے کام ہوتے تھے، ایک: عبادت، دوسرے: دعوت، عبادت سے مراد ایسا عمل ہے جو خالصتاً اللہ کی رضا کے لئے کیا جاتا ہو، اور جو اللہ کے سوا کسی اور کے لئے نہیں کیا جاتا ہو، جیسے: نماز، اعتکاف، تلاوت قرآن، ذکر ودعاء وغیرہ، دعوت کا مقصد ہے: لوگوں کو دین حق کی طرف بلانا، لوگوں کو دین حق سے مانوس کرنا، نیکیوں کی ترغیب دینا، برائیوں سے روکنا، دعوت کے اصل مخاطب تو وہ لوگ ہیں، جو ابھی دامن اسلام میں نہیں آئے ہیں، قرآن مجید میں انبیاء کے اپنی قوم سے خطاب کے مضامین کثرت سے نقل کئے گئے ہیں، جن سے یہی بات واضح ہوتی ہے؛ لیکن جو لوگ اسلام کے دائرے میں آچکے ہیں اور ایمان کی نعمت ان کو حاصل ہو چکی ہے، ان کو اعمال صالحہ کی طرف بلانا بھی دعوت ہی کی ایک صورت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد نبوی میں مسلمانوں کو احکام شریعت کی تعلیم بھی دیتے تھے، قرآن مجید کی تلاوت بھی سکھاتے تھے، ان کے سوالات کے جواب بھی دیتے تھے، لوگوں کے حقوق کے بارے میں بھی ان کو بتاتے تھے، آپسی اختلافات کو حل کرنے کی ترغیب بھی دیتے تھے اور تدبیر بھی بتاتے تھے، یہ سب دعوت کی مختلف صورتیں تھیں۔ الحمد للہ مسلمانوں کو عمل صالح کی دعوت کا سلسلہ مسجدوں میں ہمیشہ سے قائم ہے، خطباء کے بیانات، قرآن وحدیث کے دروس، فقہی مسائل کی وضاحت، دینی اجتماعات، الفاظ قرآنی کی تعلیم وغیرہ، جو مسجدوں اور خاص کر برصغیر کی مسجدوں کے معمولات میں سے ہیں، یہ سب دعوت کی مختلف صورتیں ہیں، اور آج ہمارے معاشرہ میں جو کچھ دینی فضا قائم ہے، اس میں ان ہی کوششوں کا حصہ ہے؛ لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ یہ تمام کوششیں برادران اسلام میں ہو رہی ہیں، برادران انسانیت میں اس کام کو ہم نے مکمل طور پر فراموش کر دیا ہے، یہی وجہ ہے کہ نفرت بڑھتی جارہی ہے، دلوں کے فاصلے وسیع سے وسیع تر ہوتے جارہے ہیں؛ کیوں کہ باہمی تعارف سے غلط فہمیاں دور ہوتی ہیں اور فاصلے سمٹتے ہیں، اس پر خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔ قرآن مجید میں خود یہ بات ارشاد فرمائی گئی ہے کہ دعوت محبت کو جنم دیتی ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اس کا اثر ایسا ہوگا کہ تمہارے دشمن گہرے دوست بن جائیں گے: فاذا الذی بینک وبینہ عداوۃ کانہ ولی حمیم (حم سجدہ: ۳۴) اس کی واضح مثال ہمارے ملک میں صوفیاء کرام کی خدمات ہیں، خواجہ معین الدین اجمیریؒ، خواجہ نظام الدین اولیاؒ، خواجہ گیسو درازؒ اور ملک بھر میں جن بزرگوں کے مزارات ہندوؤں اور مسلمانوں کا مرکز توجہ ہیں، یہ سب اپنے عہد کے اعلیٰ درجہ کے مبلغ اور داعی تھے، ان کے اخلاق، انسانیت نوازی، بلند کرداری اور حسن سلوک سے متاثر ہوکر اتنی بڑی تعداد میں لوگ مسلمان ہوئے کہ جن کا شمار بھی دشوار ہے اور ایسے علاقوں میں اسلام کی اشاعت ہوئی، جو مزاج کی شدت اور اخلاق کی درشتی کے اعتبار سے مشہور زمانہ تھے، جیسے: راجستھان، میوات وغیرہ؛ لیکن ان کی خاموش دعوت نے لوہے کے دلوں کو موم کی طرح پگھلا دیا، اور آج برصغیر میں جو مسلمان آباد ہیں، ان کی بڑی تعداد ان ہی حق کے پرستاروں اور نومسلموں کی نسل سے ہیں، بادشاہوں نے زمینیں فتح کیں اور دنیائے اخلاق کے ان بادشاہوں نے لوگوں کے قلوب کو فتح کیا، زمینی بادشاہت تو ختم ہوگئی؛ لیکن قلب وروح کی بادشاہت ان بزرگوں کے دنیا سے گزر جانے کے بعد بھی آب وتاب کے ساتھ قائم ہے اور آئندہ بھی قائم رہے گی۔ دعوت صرف زبان اور قلم سے ہی نہیں ہوتی، عمل سے بھی ہوتی ہے، اور یہ دعوت زیادہ موثر ہوتی ہے، اس دعوت کا ہتھیار ہے: حسن اخلاق، اس کا نشانہ بہت کم چوکتا ہے، اور اگر مخاطب کو اپنا غلام بے دام نہ بنایا جا سکے تب بھی ضرور ہی ان کو نرم اور گداز کر دیتا ہے: ادفع بالتی ھی احسن فاذ الذی بینک وبینہ عداوۃ کانہ ولی حمیم (حم سجدہ: ۳۴) ملک کے موجودہ حالات میں برادران وطن تک اسلام کو پہنچانے اور اس کے لئے خاموش دعوت کا طریقہ کار اختیار کرنے کی ضرورت ہے، اور اس کی ایک صورت یہ ہے کہ ہم مواقع اور حالات کو سامنے رکھتے ہوئے مسجدوں میں برادران وطن کو مدعو کریں، ان کو اذان کا مفہوم، سورۂ فاتحہ کا ترجمہ، رکوع وسجدہ کی تسبیحات اور اذکار نماز کے معانی آسان زبان میں سمجھائیں، ان شاء اللہ اس کا غیر معمولی اثر ہوگا، مجھے اس سلسلے میں خود اپنا ایک واقعہ یاد آتا ہے، میں ایک بار ٹرین کے ذریعہ بہار سے حیدرآباد آرہا تھا، اور ان دنوں کسی وجہ سے ٹرین گھوم کر مدھیہ پردیش کے بعض علاقوں شاید رائے پور یا بلاس پور سے گزر کر حیدرآباد پہنچتی تھی، میرے ساتھ میرے بچے بھی تھے، جو اس وقت بہت کم سن تھے، جب ایک بڑے اسٹیشن پر ٹرین رکی تو ہماری کوچ میں جین فیملی کے ایک صاحب اپنے بچوں کے ساتھ آکر بیٹھے، وہ ہماری صورت دیکھ کر بہت کھنچے ہوئے تھے، میں جب چھوٹے بچوں کے ساتھ سفر کرتا ہوں تو کچھ بسکٹ اور چاکلیٹ خرید کر ساتھ رکھ لیتا ہوں؛ تاکہ وہ ٹرین میں ادھر ادھر کی غبار آلود چیزیں نہ کھائیں، میں نے اپنی نواسی کے ہاتھ میں کچھ چاکلیٹ دیے، اور اشارہ کیا کہ اُن بچوں کو لے جاکر دو، بچے بھی اس کے ہم عمر تھے، ان کے بچوں نے لے لیا؛ کیونکہ بچے تو بچے ہوتے ہیں، وہ ان چیزوں میں امتیاز نہیں کرتے، پھر بچے آپس میں بات چیت کرنے اور کھیلنے لگے تو اُن صاحب کے انداز میں کسی قدر تبدیلی رونما ہوئی۔ آہستہ آہستہ وہ مجھ سے کچھ سوالات کرنے لگ گئے، اور بہت جلد مذہبی سوالات پر آگئے، انھوں نے کہا کہ آپ اتنے اچھے لوگ ہیں؛ لیکن پھر جیو (جاندار) کو کاٹ کر کیوں کھاتے ہیں؟ آپ کو نہیں لگتا کہ یہ بے رحمی کی بات ہے، میں نے کہا کہ ہم لوگ بھی خدا پر یقین رکھتے ہیں اور آپ بھی، اس دنیا کے پرمیشور نے یہی سسٹم بنایا ہے کہ اس کی ایک مخلوق دوسری مخلوق کے لئے خوراک کا کام کرے، اب آپ دیکھئے کہ جو پودے اور نباتات ہیں وہ بھی خدا کی مخلوق ہیں، اور موجودہ سائنس کہتی ہے کہ ان پودوں میں بھی حیات ہے، ان کے اندر احساس وشعور بھی ہے اور خوشی اور غم کے جذبات بھی ہیں، تو کیا ہم چاول، گیہوں کھانا چھوڑ دیں گے؟ ہم جو ایک گلاس پانی پیتے ہیں، اگر اس کو مائیکرو اسپیس سے دیکھا جائے جس کا میڈیکل ٹیسٹ کے لئے استعمال ہوتا ہے تو نظر آئے گا کہ سینکڑوں جراثیم اس میں تیر رہے ہیں، تو اگر ہم قدرت کے اس نظام سے مُکر جائیں تو نہ کھانے کا ایک دانہ کھا سکیں گے اور نہ پانی کا ایک قطرہ پی سکیں گے، دنیا کی مخلوقات میں انسان چوں کہ سب سے اعلیٰ مخلوق ہے؛ اس لئے اس کو خوراک نہیں بنایا جاسکتا؛ لیکن درندے جانوران کو بھی خوراک بنا لیتے ہیں اور یہ بات اللہ ہی نے ان کی فطرت میں ڈال رکھی ہے۔ وہ کافی خوش ہوئے، کوئی جواب تو نہیں دیا؛ لیکن کہا کہ میں نے تو اس طرح سوچا ہی نہیں تھا، پھر کہنے لگے کہ یہ جو آپ لوگ مسجد سے چیختے ہیں، اور پکار پکار کر ”اللہ اکبر“ کہتے ہیں اس کا کیا مطلب ہے؟ میں نے کہا: انسان کی ایک کمزوری یہ ہے کہ جب بھگوان اس کو کوئی نعمت دیتا ہے تو وہ اپنے آپ کو بڑا سمجھنے لگتا ہے، دولت مند سمجھتا ہے کہ میری دولت بڑی ہے؛ اس لئے وہ غریبوں اور مزدوروں کو حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے، حکمراں سمجھتا ہے کہ میری حکومت بڑی ہے، وہ رعایا کو نیچی نظر سے دیکھتا ہے، اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگ سمجھتے ہیں کہ میری تعلیم کا درجہ بڑا ہے، جتنے جاہل اور کم پڑھے لکھے لوگ ہیں، وہ معمولی درجہ کے ہیں، اُن کو وہ حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے، اور جب انسان دوسروں کو نیچی نظر سے دیکھتا ہے تو اس میں تکبر، اپنی بڑائی کا احساس اور دوسرے کی تحقیر کا جذبہ پیدا ہوجاتا ہے، دنیا میں جتنا ظلم ہوتا ہے، اس کا اصل سبب یہی ہے؛ اس لئے بار بار اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہلایا جاتا ہے کہ یاد رکھو! پرمیشور بڑا ہے، نہ تمہاری دولت بڑی ہے، نہ تمہاری عزت، نہ تمہارا علم بڑا، نہ تمہارا اقتدار، یہ سب چھوٹے ہیں، خدا بڑا ہے، یہ چیز انسان کو تکبر میں مبتلا ہونے سے بچاتی ہے، میں نے اس کے ساتھ ساتھ اذان کے دوسرے کلمات کی بھی وضاحت کی، انھوں نے بڑی توجہ سے سنا اور اخیر میں کہنے لگے کہ آپ نے تو لاکھوں کی بات بتا دی، مسجد کے ایک امام صاحب میرے دوست ہیں، ان سے میں نے کئی بار اس کا مطلب پوچھا؛ مگر انھوں نے نہیں بتایا، سکندرآباد میں جب ہم لوگ اترے تو وہ تلنگانہ کی اپنی کسی مذہبی زیارت گاہ پر جانا چاہ رہے تھے، باہر نکلے تو میری گاڑی آچکی تھی اور وہ لوگ گاڑی کے انتظام میں مشغول تھے، میں نے ان سے کہا کہ میں تو یہیں کا رہنے والا ہوں، مجھے اپنی منزل تک پہنچنے میں کوئی دشواری نہیں ہے، ہم لوگ ایک آٹو لے کر چلے جائیں گے، آپ پہلی بار آئے ہیں اور آپ کو دور جانا ہے تو میری گاڑی لے کر چلے جائیں، ان شاء اللہ میرے ڈرائیور صاحب آپ کو بہت اچھی طریقہ پر پہنچا دیں گے، انھوں نے بہت شکریہ ادا کیا اور کہا کہ آپ ہم لوگوں کے گرو ہیں، پھر انھوں نے اور ان کے رفقاء سفر نے اپنی تہذیب کے مطابق میرے پاؤں چھوئے اور کہنے لگا کہ ہم نے پہلے ہی سے گاڑی بک کرا لی ہے، وہ چند منٹوں میں ہی آجائے گی، اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ سیدھی سادھی دو چار بھلی باتیں کہنے کا لوگوں پر کیا اثر پڑتا ہے۔ اسلام کے تعارف کے لئے سب سے اہم جگہ ہماری مسجدیں ہیں اور مسلمانوں کے اخلاق کے تعارف کے لئے سب سے بہتر جگہ ہمارے مدرسے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں جب بنو ثقیف کا وفد آیا تو آپ نے ان کو مسجد نبوی میں ٹھہرایا؛ تاکہ وہ مسجد کے نظام سے متاثر ہوں اور ان کو ہدایت دی کہ وہ ادھر اُدھر نہ جائیں: ان وفد ثقیف لما قدموا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أنزلھم المسجد لیکون أرق لقلوبھم فاشترطوا علی أن لا یحشروا....... الخ (سنن ابی داؤد، حدیث نمبر: ۳۰۲۶، السیرۃ النبویۃ لابن ہشام: ۴/ ۱۸۴) ہم لوگوں کے لئے چوں کہ مسجد جانا اور وہاں کے ماحول کو دیکھنا ایک معمول کی بات ہے؛ اس لئے اس ماحول کی اثر انگیزی کا احساس ہمارے دل ودماغ کے اندر پیدا نہیں ہوتا؛ لیکن جب برادران وطن یہاں آتے ہیں تو ان پر اس کا بڑا اثر پڑتا ہے، حیدرآباد میں جس ادارہ (المعہد العالی الاسلامی) کی خدمت مجھ سے متعلق ہے، کورونا کے زمانہ سے پہلے ہم لوگ اس میں موقع بہ موقع غیر مسلم بھائیوں کو بلانے کا اہتمام کرتے تھے، ایک بار ایسے ہی ایک پروگرام میں گائیتری پریوار کے مذہبی قائدین اور ان کے متبعین کو دعوت دی گی، وہ بہت شوق سے آئے، ادارے کے ایک چھوٹے سے پارک میں ضیافت کے ساتھ ساتھ تلگو زبان میں اسلام کے تعارف کا پروگرام رکھا گیا، لوگوں نے بڑی دلچسپی سے سنا، گہرے تأثرات کا اظہار کیا، مغرب کا وقت ہوگیا، مسجد میں اذان ہوئی تو ان حضرات نے کہا کہ ہم آج تک کبھی مسجد کے اندر نہیں گئے اور نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا، کیا ہم لوگ مسجد میں داخل ہو سکتے ہیں؟ ہم لوگوں نے کہا: آپ کا استقبال ہے، آنے والوں میں بعض خواتین بھی تھیں، اور ان میں سے ایک کا تعلق میڈیا سے تھا، وہ کہنے لگیں کہ مولانا صاحب! مگر آپ مجھ کو تو مسجد میں آنے کی اجازت نہیں دیں گے؛ کیوں میں ایک عورت ہوں اور آپ کے دھرم میں عورت مسجد کے اندر نہیں جاسکتی، میں نے کہا: ایسا نہیں ہے، ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں تو عورتیں مسجد میں نماز بھی ادا کرتی تھیں، عورتوں کی ذمہ داری کے اعتبار سے ان کی آسانی کے لئے اور موجودہ دور کے اخلاقی بگاڑ کو سامنے رکھتے ہوئے ان کی سیکوریٹی کے لئے ان سے کہا جاتا ہے کہ وہ گھر ہی میں نماز ادا کرلیں؛ لیکن عورتوں کے لئے مسجد میں داخل ہونے کی ممانعت نہیں ہے، آپ مسجد کا ماحول اور نماز کی کیفیت کو دیکھنا چاہتی ہیں تو ضرور تشریف لائیں، ہم لوگوں نے نماز کی صفوں کے پیچھے کرسیاں لگوادیں ایک خوش آواز طالب علم کو نماز کی امامت کے لئے کہا اور نماز کے بعد شعبہ انگریزی کے ایک طالب علم سے سورۂ فاتحہ کا ترجمہ کرایا، اور سنتوں کے بعد ان کو مسجد کا پورا ماحول دکھایا کہ یہاں صفائی ستھرائی کا کتنا اہتمام ہوتا ہے! سوائے قرآن مجید کے کوئی اور چیز یہاں نہیں ہوتی، وہ لوگ حیرت سے ایک دوسرے کا منھ تک رہے تھے، وہ کہنے لگے کہ ہم لوگ سمجھتے تھے کہ مسجد میں کوئی بند کمرہ بھی ہوتا ہے، جہاں ہتھیار رکھے جاتے ہیں؛ مگر یہاں تو کچھ بھی نہیں ہے، وہ بہت متاثر ہوکر واپس ہوئے اور کہنے لگے: آج ہماری زندگی کا بہت اچھا دن تھا کہ ہمیں خدا کے گھر میں آنے کا موقع ملا۔ یہ بھی دعوت کا ایک خاموش طریقہ ہے اور آج اس کی ضرورت ہے، بڑی بڑی مسجدوں میں بعض اوقات غیر مسلم سیاح سیاحت کی غرض سے آتے ہیں، ہم اس موقع کو بھی دعوت کے لئے استعمال کرسکتے ہیں، میں نے ملیشیا میں دیکھا کہ وہاں کئی بڑی مسجدوں میں غیر مسلم سیاحوں کے آنے کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے اور تربیت یافتہ مبلغین مختصر وقت میں ان سے اسلام کا تعارف کراتے ہیں اور منتظمین نے بتایا کہ اس سے متاثر ہوکر بہت سارے حضرات مشرف بہ اسلام ہوتے ہیں، ضرورت ہے کہ ہم اپنے ملک میں بھی مسجد کا تعارف یا مسجد پریچے کے عنوان سے موقع بہ موقع غیر مسلم بھائیوں کو دعوت دیں، ان کو اذان اور سورۂ فاتحہ کا مفہوم سمجھائیں، اسلام کا تصور توحید اور اس کے نتیجے میں پروان چڑھنے والے مساوات کے نظریہ کو سمجھائیں، مسجد کی صفائی ستھرائی اور ماحول کی پاکیزگی کا ان کو مشاہدہ کرائیں، ان کو محبت کے دو بول کہیں، ہو سکے تو ہلکی پھلکی ضیافت کردیں، اگر ہم ایسا کریں گے تو یقین ہے کہ اللہ کے گھر کی کشش ان کو متاثر کئے بغیر نہیں رہے گی۔ بعض لوگوں کو یہ غلط فہمی ہے کہ مسجدوں میں غیر مسلموں کا داخل ہونا درست نہیں ہے، پتہ نہیں یہ غلط فہمی کہاں سے پیدا ہوگئی؟ کسی خاص مصلحت سے یا مسجد کے تحفظ کے لئے غیر مسلموں کو کیا مسلموں کو بھی مسجد میں داخل ہونے سے روکا جاسکتا ہے؛ لیکن مسلمان نہ ہونے کی وجہ سے کسی کا داخلہ مسجد میں ممنوع نہیں ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں غیر مسلموں کے وفود مدینہ حاضر ہوتے تھے، آپ مسجد نبوی ہی میں ان کا قیام کراتے تھے، بنو ثقیف مشرک تھے، اُن کا وفد خدمت اقدس میں حاضر ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو مسجد میں ٹھہرایا اور ان کے قیام کے لئے اس طرح خیمے لگوائے کہ وہ مسلمانوں کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھیں اور قرآن مجید کی تلاوت سنیں (مصنف عبدالرزاق، باب المشرک یدخل المسجد عن ابن جریج، حدیث نمبر: ۱۶۳۸) ضمام بن ثعلبہ ایک وفد کے ساتھ آئے، جن کا تعلق قبیلہ بنوسعد سے تھا، آپ نے ان کو مسجد نبوی میں ٹھہرایا (صحیح بخاری عن انسؓ، حدیث نمبر: ۶۳) بنونجران کے عیسائیوں کا وفد ساٹھ افراد پر مشتمل تھا، خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور کئی دنوں ان کا قیام رہا، آپ نے مسجد نبوی ہی میں ان کے قیام کا انتظام فرمایا (زاد المعاد: ۳/ ۵۴۹، شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیہ: ۵/ ۱۸۸) غزوہ بدر میں جو مشرکین قید کئے گئے، آپ نے ان کو مسجد نبوی میں ٹھہرایا، ان میں جبیر بن مطعم بھی تھے، وہ کہتے ہیں کہ ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مغرب کی نماز میں سورہ طور کی تلاوت کر رہے تھے، مجھے ایسا لگا کہ اس تلاوت کو سن کر میرا دل پھٹ جائے گا: وکأنما صدع قلبی لقرأۃ القرآن (السنن الکبری للبیہقی، حدیث نمبر: ۴۴۰۲) ابوسفیان جو مشرکین مکہ کے سردار اور قائد تھے، اور اہل مکہ نے احد اور غزوہ خندق کی لڑائی ان ہی کی قیادت میں لڑی تھی، وہ مسلمان ہونے سے پہلے ایک بار صلح حدیبیہ کی تجدید کی بات کرنے کے لئے مدینہ آئے اور مسجد نبوی میں بھی داخل ہوئے: کان ابوسفیان بن حرب یدخل مسجد النبی وھو مشرک (المغنی لابن قدامہ: ۸/ ۵۳۲) اسی لئے فقہاء کا بھی عمومی رجحان یہی ہے کہ مسلمانوں کی اجازت سے غیر مسلم حضرات مسجد میں داخل ہوسکتے ہیں، فقہاء احناف کے نزدیک تو اس میں بہت وسعت ہے؛ لیکن اس سلسلے میں محتاط قول وہ ہے، جو فقہاء شوافع اور بعض حنابلہ کا ہے کہ حرم کی مسجدوں کے علاوہ دیگر مسجدوں میں مسلمانوں کی اجازت سے ان کے داخل ہونے کی گنجائش ہے: یجوز للکفار دخول المساجد باذن المسلمین الا المسجد الحرام وکل مسجد فی الحرم، والی ھذا ذھب الشافعیۃ (دیکھئے: روضۃ الطالبین للنووی: ۱/ ۲۹۶) حرم میں حرم مکی اور حرم مدنی دونوں کو شامل کیا جاسکتا ہے؛ البتہ ارض حرم کے بعض احکام جیسے شکار وغیرہ میں مکہ کے احکام مدینہ سے مختلف ہیں، اس بات کو سامنے رکھا جائے تو اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ حرمین شریفین کو چھوڑ کر دوسری مسجدوں میں مسلمانوں کی اجازت سے غیر مسلم بھی داخل ہو سکتے ہیں، حرمین شریفین کی مسجدوں میں غیر مسلموں کا داخلہ درست نہیں؛ کیوں کہ ۹ھ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا اعلان فرما دیا تھا: فلا یقربوا المسجد الحرام بعد عامھم ھذا (توبہ: ۲۸) یہ تو اس مسئلہ کا شرعی پہلو ہے؛ لیکن اس میں جو مصلحت کا پہلو ہے وہ دوپہر کی دھوپ سے زیادہ روشن ہے، آج کل مسلمانوں کو بدنام کرنے کے لئے خاص طور پر مسجد کے بارے میں غلط فہمیاں پھیلائی جاتی ہیں، ان میں دو غلط فہمیاں بہت عام ہیں، اول یہ کہ مسلمان کہیں اور کسی بھی جگہ اور کسی کی زمین پر بھی مسجد تعمیر کر لیتے ہیں، یہ پروپیگنڈہ کچھ اس قدر کیا گیا کہ برادران وطن کی نظر میں یہ ایک مسلم حقیقت بن گئی، اس کے لئے ضرورت ہے کہ تاریخ سے تعلق اور دلچسپی رکھنے والے دانشور اور اہل علم کی ایک تعداد اس کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنالے، جہاں جہاں اور جس جس مسجد پر انگلی اٹھائی جارہی ہے، وہ گہرائی کے ساتھ اس کی تاریخ کا مطالعہ کریں، آثار قدیمہ کے ریکارڈ سے فائدہ اٹھائیں، خاص کر ہندو مورخین کی تحریروں کو کھنگالیں اور دلیل اور معقولیت کے ساتھ اپنی بات کو پیش کریں اور اس کو چھوٹے چھوٹے ورقیوں کی شکل میں خوب پھیلائیں، سوشل میڈیا پر اس کو نشر کریں اور غیر مسلم بھائیوں تک بھی اس کو زیادہ سے زیادہ پہنچانے کی کوشش کریں۔ دوسری غلط فہمی یہ پیدا کی جاتی ہے کہ مسجدیں دہشت گردی کا اڈہ ہیں، یہاں ہتھیار چُھپا کر رکھے جاتے ہیں، لوگوں کو اس کے استعمال کی ٹریننگ دی جاتی ہے، اگر برادران وطن کو صرف مسجد کا معائنہ کرا دیا جائے، مسجد کے اعمال کے بارے میں بتا دیا جائے، وہ اپنی آنکھوں سے نماز کا طریقہ دیکھ لیں، اذان کا ترجمہ سن لیں تو ان شاء اللہ ڈھیر ساری غلط فہمیاں دور ہو جائیں گی، اور سوچ میں بہت فرق آئے گا، موجودہ حالات کے پس منظر میں اس کو دعوت اسلام کا نام نہ دیا جائے، ملاقات اور زیادہ سے زیادہ تعارف اسلام کا عنوان دیا جائے، تو ان شاء اللہ اس سے بڑی تبدیلیاں آئیں گی اور کم سے کم دلوں میں نرم گوشہ تو ضرور پیدا ہوگا۔ کاش مسجد کی انتظامی کمیٹیاں، ائمہ وخطباء اور مسلمان اس پر توجہ دیں جو آسان بھی ہے اور جس میں کوئی خطرہ بھی نہیں ہے، اللہ کرے کہ یہ حقیر آواز لوگوں کی توجہ حاصل کرے اور صدا بصحرا نہ ہوجائے۔

حاجی سیاہ سرور مخدوم سید سعید الدین رفاعی رح اور ملک ہندوستان میں سلسلہ رفاعیہ!

از:- فقیر قاری شاہ محمد رفیع الدین فاروقی رفاعی قادری (بسمت نگار) خلیفہ حضرت قاری شاہ محمد تاج الدین فاروقی الرفاعی القادری۔

ملک دین کے قدیم صوفی بزرگوں کی جماعت سے تعلق رکھنے والے صوفیہ کرام میں مخدوم اخبار کبریائی بندگی حاجی سیاہ سرور مخدوم سید سعید الدین رفاعی رح کا نام آتا ہے۔ جس دن سے انسان اس جہان رنگ وبود میں آباد ہوا ہے یہ شان توحید پرستوں ہی کو حاصل ہوئی کہ بار بار مسلمانوں نے کثرت افواج کے فلسفے پر جذبۂ ایمانی سے ہمیشہ فتح پائی چشم فلک ہر دور میں ایسے واقعات دیکھتی رہی ہے اور تاریخ کے اوراق ایسے ہزاروں درخشاں واقعات سے بھرے پڑے ہیں یہ داستانِ ایمان جنگ بدر سے شروع ہوئی اور ہر دور میں بار بار اہل دنیاء کے سامنے دہرائی جاتی رہی ہے چنانچہ 725 ہجری میں یہی دکن کے بعض صوبوں، قندھار، ناندیڑ، اور موجودہ کرناٹک کے بعض آبادیوں میں دہرایا جارہا تھا اس وقت مسلمانوں کی ان مقامات پر ابتدائی عملداری تھی ”مہاراجہ رائے بے جن“ کرناٹک کی فوجیں دیگر مختلف راجاؤں کے چھوٹے چھوٹے گروہ مسلمانوں کی آنے والی آبادیوں پر حملے کرتے اور مال ومتاع کی بے جا تکالیف دیا کرتے اسی سال دہلی میں ”سلطان غیاث الدین تغلق“ کا انتقال ہوا اور اسکے بیٹے ”سلطان محمد تغلق“ نے دہلی کے تخت پر جلوس کیا اور اسی نے دکن کی جانب توجہ کی دیوگیر کا نام دولت آباد رکھ کر اس کو اپنا دارالسلطنت مقرر کیا۔ چنانچہ سرور مخدوم حاجی سیاح سید سعید الدین رفاعی قندھاریؒ نے اسی عرصی میں شیخ ابراہیم سپہ سالار کے ہمراہ دہلی کو خیرآباد فرمایا اور ”ملتان، پنجاب دیگر مختلف مقامات پر فوج اسلام کی رہبری فرماتے ہوئے ایک قائد کی طرح ملک دکن پہنچے جب آپ نے مظلوموں پر کیے جانے والے بے جا سلوک کو دیکھا تو پھر ایک دفعہ اپنی عدل کی تلوار اور نسبی شجاعت وبہادری سے ظالم اور باطل پرستوں کے نامور حکام کو موت کے سپرد کردیا جس کے سبب ظالموں کے لشکروں میں انتشار برپا ہوگیا یہی وجہ ہے کہ آپ کو ”کفار بھنجن“ کے لقب سے جانا جاتا ہے آپ نے کئی دفعہ بیت اللہ کا سفر کیا اور تبلیغ دین کی خاطر کئی ملکوں کا رخت سفر باندھا یہی وجہ ہے کہ آپ کو ”سیّاح“ کے لقب سے پکارا جاتا ہے۔ حضرت سرور مخدوم حاجی سیاح سید سعید الدین رفاعیؒ آپ حسینی سادات میں سے ہیں آپ کا سلسلہ نسب والد ماجد کی جانب سے چوبیس واسطوں سے سید الشہدا امام حسین عالی مقامؓ سے جاملتا ہے اور والدہ کی جانب سے آپ فاروقی شان رکھتے ہیں آپ کے اجداد ملک عراق اور بصرہ سے ہجرت فرما کر دہلی منتقل ہوئے اور یہی سکونت اختیار کرلی آپ کا روحانی تعلق تصوف کے سلسلہ عالیہ رفاعیہ سے ہے نیز آپ کے اجدا اسی سلسلہ تصوف کے کبار مشائخ گردانے جاتے ہیں اس کے علاوہ سرور مخدومؒ خود اپنے مکتوبات میں سلطان المشائخ خواجہ نظام الدین محبوب الٰہیؒ کی خدمت میں رہنے کا ذکر فرماتے ہیں کہ ”ایک روز میں شیخ الاسلام نظام الحق والدینؒ کی خدمت میں حاضر تھا دیکھا کہ بہت سی مخلوق خدا حاضر خدمت ہے ہر کوئی آگے بڑھ کر آپ کی قدم بوسی کی سعادت حاصل کررہا ہے حضرت خواجہ نے میری جانب مخاطب ہوکر فرمایا ”سعید الدین! جانتے ہو یہ ہجوم خلق کیوں ہے؟ میں نے عرض کی کہ محبین حسن عقیدت سے حاضر خدمت ہیں ارشاد فرمایا کہ ہر شخص کا آنا غرض سے خالی نہیں ہے مگر اہل ارادت بہت ہی کم ہے۔ اس واقعہ کی ایک مدت بعد جب حضرت شیخ کا وصال ہوا اور تین روز تک اسی مقام پر ٹھہرا رہا تیسرے روز بوقت اخیر شب مراقبہ میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک محافہ (عمدہ ڈولی سواری) فلک سے صحراء میں اتری قریب جاکر دیکھا تو حضرت شیخ محافہ میں تشریف فرما ہے میں نے عادت کے موافق سلام کیا شیخ نے جواب ارشاد کیا اور خیریت پرسی کی فرمایا سعید الدین مجھے تھام لو تاکہ میں وضوء کرلوں شیخ کو وضو کروایا اور مصلے کو بچھایا تاکہ شیخ نماز سے فارغ ہوں شیخ نے ایک کنجی عنایت کی اور فرمایا فلاں ہجرے میں دیکھو کیا ہے جاکر دیکھا کہ اس میں خالی چھوٹی چھوٹی دیگچیاں ہیں جو چھت تک لگی ہوئی ہیں بموجب ارشاد ان کو کھول کر دیکھا تو ساری خالی تھیں جب شیخ کو عرض کیا کہ وہ ساری خالی ہیں شیخ نے فرمایا کہ دروازہ بند کردو پھر ارشاد ہوا کہ ہمیں محافہ میں سوار کردو عرض کی کہ اگر حضور اجازت دیں تو ہمراہ چلوں ارشاد ہوا تم کو بہت کام کرنا ہے اس لیے ابھی اجازت نہیں ہے پھر کیا دیکھا کہ جیسے جیسے محافہ بلند ہوتا ہے بہت سے لوگ محافہ سے لپٹ گئے اور بہت سے گر بھی گئے اور صرف کچھ ہی حضرت کے ہمراہ چلے گئے جب مراقبہ مکمل ہوا تو حضرت کا وہ ارشاد یاد آیا ”اہل ارادت معدودے چند ہیں“ الغرض کہ سرور مخدوم جب قندھار شریف کی سرزمین پر رونق افروز ہوئے تو اس وقت قندھار کفرستان کہلاتا تھا اور یہاں ہر طرف کفر کی ظلالت وتاریکی کا اندھیرا تھا لیکن سرور مخدومؒ کے پُرفیض قدوم کی برکت نے ان سب ظلمتوں کی کدرتوں کو تباہ وویران کردیا اور نور اسلام کے فیض وبرکات سے منور کردیا آپ کی چشم کرامات کا اس قدر چرچہ ہونے لگا کہ دور دراز سے لوگ جوق در جوق حاضر خدمت ہوتے اور آپ کے دست پر حلقہ بگوش اسلام ہوتے اور یہی سلسلہ تادم حیات جاری رہا اور آج بھی آپ کا آستانہ دین اسلام کا مرکز بنا ہوا ہے آپ کی تاریخ وصال مولانا شاہ رفیع الدین قندھاریؒ نے کتاب تحفۃ الاحمدی میں سترہ رجب المرجب 736 ہجری تحریر فرمائی ہے۔ آپ کا عرس شریف ہر سال 15، 16، 17 رجب المرجب اس سال کے مطابق 16، 17، 18 جنوری 2025 کو بڑے ہی احتشام کے ساتھ ضلع کلکٹر کی جانب سے ایک روزہ چھٹی کا اعلان بھی ہوتا ہے۔ یہ عرس مبارک صاحب سجدہ نشین سید مرتضیٰ محی الدین حسینی رفاعی قادری قبلہ ومتوالی سید مصطفیٰ محی الدین حسینی رفاعی قادری قبلہ کے زیرِ نگرانی اور سرپرستی میں منعقد قندھار شریف ضلع ناندیڑ موجودہ ریاست مہاراشٹرا میں ہوتا ہے۔

منموہن سنگھ: اس بار ہوں دشمن کی رسائی سے بہت دور

از قلم: ڈاکٹر سلیم خان

وطن عزیز کی یہ کمال ستم ظریفی ہے کہ جو شخص تمام عمر سیاست کی غلاظت سے دور رہا اس کی موت بھی سیاست کی نذر ہوگئی۔ بی جے پی آئی ٹی سیل کے سربراہ امیت مالویہ نے ایکس پر لکھا ”یہ دیکھ کر بہت تکلیف ہوئی کہ ڈاکٹر منموہن سنگھ جی کی استھیاں وِسرجن کیے جانے کے وقت کانگریس یا گاندھی فیملی کا ایک بھی رکن موجود نہیں تھا۔“ آگے کیچڑ اچھالتے ہوئے یہ بھی لکھ دیا کہ ”میڈیا کی توجہ کھینچنے اور سیاست کرنے کے لیے کانگریس موجود تھی، لیکن جب انھیں احترام دینے کی بات آئی تو وہ ندارد ہو گئے۔ واقعی شرمناک ہے۔“ ڈاکٹر منموہن سنگھ صرف کانگریس کے رہنما نہیں بلکہ ملک کے وزیر اعظم تھے۔ اس لیے مالویہ کو بتانا چاہیے تھا کہ وہاں سرکار کی نمائندگی کون کررہا تھا؟ موصوف سنگھ پریوار تو ڈاکٹر منموہن سنگھ کو بدنام کرنے کی مہم یعنی جھوٹ بنا اور پھیلانے میں لگا ہوا تھا۔ افسوس کہ ان کی موت کے دو ہفتہ بعد بھی میموریل قائم کی زمین انتخاب نہیں ہوسکا۔ ڈاکٹر منموہن سنگھ کا ’استھی وِسرجن یعنی باقیات کو ندی میں بہائے جانے کے وقت کانگریسیوں کی غیر حاضری کا سبب پون کھیڑا نے یہ بتایا کہ ”فیملی کی پرائیویسی کا احترام کرتے ہوئے کانگریس کے سینئر رہنما ڈاکٹر منموہن سنگھ جی کی استھیوں کو چننے اور بہانے کے لیے فیملی کے ساتھ نہیں گئے۔ لیکن آخری رسومات کے بعد سونیا گاندھی اور پرینکا گاندھی نے ان کی رہائش پر پہنچ کر اہل خانہ سے ملاقات کی تھی۔ ان سے بات چیت کے بعد یہ محسوس کیا گیا چونکہ آخری رسومات کے وقت فیملی کو پرائیویسی نہیں ملی اور کچھ اراکین چِتا والی جگہ پر نہیں پہنچ پائے، اس لیے انھیں پھول چننے اور استھیوں کو بہانے کے لیے پرائیویسی دینا مناسب ہوگا۔ وہ اعزاء واقارب کے لیے جذباتی طور سے تکلیف دہ اور مشکل وقت ہوتا ہے۔“ پون کھیڑا نے یہ الزام بھی لگایا کہ ”ملک کے سابق وزیر اعظم ڈاکٹر منموہن سنگھ جی کو حکومت نے مناسب احترام نہیں دیا۔ لیکن بعد میں منموہن سنگھ جی کی بے عزتی کرنے والے لوگ ان کے استھی وِسرجن پر بھی گھناؤنی سیاست کر رہے ہیں۔ ایسا نہیں ہونا چاہیے۔“ 2004 میں جب سونیا گاندھی نے اٹل جی کو شکست فاش سے دوچار کردیا تو ان کی غیر ملکی پیدائش وزارت عظمیٰ کی راہوں کا روڑا بن گئی۔ اس وقت راہل گاندھی بہت ہی نوعمر تھے اس لیے ان کو وزیر اعظم بنانا بھی ممکن نہیں تھا۔ ایسے میں سونیا چاہتی تھیں کہ ایک ایسے شخص کو وزیر اعظم بنایا جائے جس کے اندر سیاسی آرزومندی نہ ہو اور جو ان کی بلا چوں چرا تابعداری کرتا رہے یعنی بوقت ضرورت راہل گاندھی کے لیے اپنی کرسی خالی کردے۔ ایسے میں ان کے سامنے وزیر اعظم کے لیے پرنب مکرجی اور منموہن سنگھ کے نام تھے۔ سونیا گاندھی نے منموہن سنگھ کا انتخاب کرکے پرنب مکرجی کو صدر مملکت بنوا دیا۔ اس طرح وہ خطرہ ہمیشہ کے لیے ٹل گیا۔ ہندوستان کے وزیر اعظم کی حیثیت سے ڈاکٹر منموہن سنگھ کی بہترین کارکردگی نے انہیں 2009 میں دوسری بار اس عہدے پر فائز کردیا اور انہوں نے اپنی دونوں مدت کار میں کئی اصلاحات کیں جو ان کی معاشی اصلاحات نے پردے میں چھپ گئیں۔ سابق وزیر اعظم ڈاکٹر منموہن سنگھ کی سب سے اہم اصلاحات میں سے ایک قومی دیہی روزگار گارنٹی کا قانون تھا۔ اسے 2005 میں متعارف کرایا گیا اور اس کے تحت ہر دیہی گھرانے کو کم از کم 100 دن کی اجرت کے روزگار کی ضمانت دی گئی۔ یہ عوام کو مفت میں اناج تقسیم کرکے ان پر احسان جتانے کی حکمت عملی سے مختلف طریقۂ کار تھا۔ اس کے تحت کروڑوں لوگوں کو عزت نفس کے ساتھ روزی روٹی کمانے کا موقع ملتا تھا اور دیہی انفراسٹرکچر میں بہتری بھی آتی تھی۔ وزیر اعظم نریندر مودی اس کو گڑھے کھودنے اور بھرنے کی اسکیم کہہ کر مذاق اڑاتے تھے مگر اقتدار سنبھالنے کے بعد اسے بند کرنے کی جرأت نہیں کرسکے کیونکہ وہ بہت بنیادی ضرورت تھی۔ معیشت کی دنیا سے نکل کر 2005 میں ہی منموہن سرکار نے آر ٹی آئی قانون کے ذریعہ ملک کے عام باشندوں کو سرکاری حکام سے معلومات حاصل کرنے کا اختیار دیا گیا۔ اس طرح حکمرانی میں شفافیت اور جوابدہی کو فروغ دینے کی کوشش کی گئی۔ یہ ایک تاریخی فیصلہ تھا مگر یہ بہت افسوس کا مقام ہے کہ موجودہ حکومت نے اس قانون کو مختلف تکنیکی بہانوں سے تقریباً معطل کردیا ہے۔ منموہن سنگھ نے عوام کو شناختی کارڈ مہیا کرنے کی خاطر آدھار پروجیکٹ کا آغاز کیا۔ اس کے تحت تمام باشندوں کو منفرد شناخت فراہم مہیا کرکے مختلف سرکاری خدمات تک رسائی کی سہولت فراہم کی گئی۔ ڈاکٹر منموہن سنگھ کی حکومت نے ڈائریکٹ بینیفٹ ٹرانسفر سسٹم کو لاگو کیا، جس کے ذریعہ سرکاری فلاحی اسکیموں کی ترسیل کو براہِ راست مستحقین تک پہنچانے کا بندوبست کیا گیا۔ اس سے بچولیوں اور دلالوں کے استحصال سے عوام کو نجات ملی اور بدعنوانی پر روک لگی۔ ڈاکٹر منموہن سنگھ کے زمانے میں تعلیم اور غذا کے حق کا قانون وضع کیا گیا اور اس بات کی ذمہ داری سرکار پر ڈالی گئی کہ ملک کا کوئی شہری بھوکا نہ سوئے اور نہ کوئی بچہ بنیادی تعلیم سے محروم رہے۔ یہ ان کی غریب پروری کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ انہوں نے سچر کمیٹی کی رپورٹ تیار کروا کر ان تمام فرقہ پرستوں کو آئینہ دکھا دیا کہ جو اپنے مخالفین پر مسلمانوں کی خوشامد کا الزام لگا کر اپنی سیاست چمکاتے تھے۔ اس رپورٹ نے مسلمانوں کو خواب خرگوش سے بیدار کردیا۔ اس کے بعد ملت کے اندر تعلیم ومعیشت کے حوالے سے بیداری کی ایک لہر آئی۔ منموہن سنگھ کو اتفاقی، کمزور اور کٹھ پتلی وزیر اعظم کہا جاتا تھا۔ ان کی خاموش طبعی کے سبب انہیں مونی بابا بھی کہا جاتا تھا مگر 2008 میں انہوں نے امریکہ کے ساتھ ایک تاریخی معاہدہ کرکے یہ ثابت کردیا کہ وہ اپنے ارادوں پر کس ثابت قدم تھے۔ اس وقت یوپی اے سرکار دائیں بازو کی جماعتوں پر ٹکی ہوئی تھی اور وہ سب امریکہ کے ساتھ جوہری توانائی کے پرامن استعمال کے معاہدے کی مخالفت کررہی تھیں۔ اتفاق سے ہاوڑی مودی اور نمستے ٹرمپ کا نعرہ لگانے والی بی جے پی بھی اس کے خلاف تھی۔ ان میں دائیں بازو کی مخالفت نظریاتی تو بائیں بازو کی خالص سیاسی مفادات کے تحت تھی۔ 2012 میں ان کی کانگریس حکومت اپنے سب سے بڑے اتحادی کے الگ ہوجانے کی وجہ سے اقلیت میں آگئی مگر گری نہیں۔ اس وقت یہ خطرہ لاحق ہوگیا تھا کہ اشتراکیوں کے حمایت واپس لے لینے کے سبب یوپی اے سرکار گر جائے گی اس لیے سونیا گاندھی بھی حمایت کرنے سے ڈر رہی تھیں لیکن منموہن سنگھ نے 38/ ماہ تک اس کے لیے محنت کرتے رہے اور کامیاب ہوئے۔ سماجوادی پارٹی کے رہنما امر سنگھ کی مدد سے ملائم سنگھ یادو کو اپنے ساتھ لے کر منموہن سنگھ نے نہ صرف امریکہ سے معاہدہ کیا بلکہ سرکار کو گرنے سے بھی بچالیا۔ اس سے یہ ثابت ہوگیا کہ یہ خاموش طبع رہنما کوئی نرم چارہ نہیں بلکہ لوہے کا چنا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اندرونِ ملک اس تاثر کے باوجود کہ سونیا گاندھی حکومت میں اصل طاقت ہیں عالمی سطح پر رہنماؤں نے انہیں وسیع پیمانے پر عزت واحترام سے نوازہ۔ اس حقیقت کا مظاہرہ ان کی موت کے بعد دنیا بھر سے آنے والے تعزیتی پیغامات سے بھی ہوا۔ یہ نہایت افسوس کا مقام ہے کہ ایک صاف و شفاف وزیر اعظم کے خلاف بدعنوانی تحریک چلائی گئی۔ مودی جی نے انہیں رین کوٹ پہن کر (بدعنوانی کے پانی سے) نہانے والا وزیر اعظم کہا اور ان کے خلاف بے شمار بہتان طرازی کی گئی۔ بالآخر رام دیو بابا اور کیجریوال کی تحریکات کے سبب 2014 میں کانگریس پارٹی کو بھارتیہ جنتا پارٹی کے ہاتھوں شکست کا سامنا کرنا پڑا اور نریندر مودی اقتدار کی کرسی پر فائز ہوگئے۔ بی جے پی نے اقتدار میں آتے ہی سب سے پہلے منموہن سنگھ کو نشانے پر لیا۔ اس لیے کہ اسے ان کی تنقید سے ڈر لگتا تھا۔ نوٹ بندی سے متعلق ان کی پیشنگوئی صد فیصد درست نکلی کہ جی ڈی پی دو فیصد گھٹ جائے گی اور اگر کبھی غیر جانبدارانہ تفتیش ہو تو سازش والا الزام بھی ثابت ہوجائے گا۔ منموہن سنگھ کے گھر پر چھاپہ مارنے والی ای ڈی کی ٹیم کو بے نیل و مرام لوٹنا پڑا کیونکہ ان کے پاس چھپانے کے لیے کچھ بھی نہیں تھا۔ بی جے پی نے بدعنوانی کا شور مچا کر انتخاب تو جیت لیا مگر عدالت میں شواہد پیش کرنے کی بات آئی تو وہ چاروں خانے چت ہوگئی اور منموہن سمیت ان کے کسی وزیر پر کوئی بدعنوانی کا الزام ثابت نہیں ہوسکا۔ ایسے میں ان تمام لوگوں کو آنجہانی وزیر اعظم سے معافی مانگنی چاہیے تھی مگر موجودہ سیاست میں اس کا رواج نہیں ہے۔ عدالتی فیصلوں سے قطع نظر منموہن کی سادہ طرزِ زندگی اور ایمانداری کے سبب انہیں کو ذاتی طور پر بدعنوان کہنے کی ہمت کوئی نہیں کرسکا تو ان پر اپنے حکومتی اراکین کے خلاف سخت کارروائی کرنے میں ناکامی کے سبب تنقید ہوتی رہی حالانکہ اس زمانے میں کم ازکم جن پر الزام لگا تھا ان کا استعفیٰ تو لیا گیا اب تو وہ بھی نہیں ہوتا۔ آج کل نہ تو اجئے کمار ٹینی اور نہ برج بھوشن سرن سنگھ کسی پر کارروائی نہیں ہوتی بلکہ ان کو بچانے کی پوری کوشش ہوتی ہے۔ برج بھوشن کو دوبارہ ٹکٹ دینا مشکل ہوجاتا ہے تو اس کے بیٹے کو نواز کر ایک مجرم کی ناز برداری کی جاتی ہے۔ ایک پارلیمانی نشست کو بچانے کی خاطر نامور خواتین کھلاڑیوں پر ظلم کرنے والے کی خوشامد ہوتی ہے اور ایسا کرنے والے منموہن سنگھ کی موت پر گندی سیاست کرنے سے بھی باز نہیں آتے۔ امیت مالویہ کے ذریعہ منموہن پر سیاست کرنے والوں پر آنس معین کے یہ اشعار صادق آتے ہیں۔

اس بار ہوں دشمن کی رسائی سے بہت دور
اس بار مگر زخم لگائے گا کوئی اور
شامل پس پردہ بھی ہیں اس کھیل میں کچھ لوگ
بولے گا کوئی ہونٹ ہلائے گا کوئی اور

واعتصموا بحبل اللہ جمیعا

ازقلم۔۔۔ عرشیہ شکیل

ہر انسان کو ایسے مضبوط سہارے کی ضرورت ہوتی ہے جو ٹوٹے نہیں اور نہ ہی گرنے دے۔ انسان اپنی پیدائش سے لے کر موت تک ہر لمحہ کسی نہ کسی سہارے کا محتاج ہوتا ہے۔ بچے اپنی پرورش، دیکھ بھال، تربیت کے لئے والدین کے محتاج ہوتے ہیں، تعلیم کے لیے استاد کا سہارا لیا جاتا ہے۔ اور معاش کمانے کے لئے مختلف ذرائع کا استعمال کیا جاتا ہے۔ لیکن یہ تمام سہارے مخصوص میدانوں میں اور محدود عرصے کے لئے آپ کا ساتھ دیتے ہیں۔ لیکن اللہ عزوجل کی ذات باری تعالیٰ ایک ایسا سہارا ہے جو زندگی کے ہر میدان میں آپ کا سہارا بنتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ کی کتاب کو تھامے رکھنا۔ یہی وہ مضبوط رسی ہے جو آسمان اور زمین میں تنی ہوئی ہے۔ اللہ کی رسی کا ایک سرا اللہ کے پاس ہے دوسرا سرا مخلوق کے پاس زمین پر ہے جو بھی اس سرے کو مضبوطی سے پکڑ لے تو یقیناً اس نے اللہ سے اپنا تعلق جوڑ لیا اور ایسا مضبوط سہارا تھام لیا جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں ہے۔ اللہ کی رسی سے مراد اللہ کا دین ہے۔ اللہ فرماتا ہے۔۔ ان الدین عند اللہ الاسلام۔

دین اسلام وہ واحد دین ہے جو اللہ کے نزدیک پسندیدہ دین ہے اس کے علاوہ باقی سب ناقابل قبول طریقے ہیں۔ دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور تفرقے میں نہ پڑو۔

ان آیات کی روشنی میں دو باتیں سامنے آتی ہیں۔ سب سے پہلی بات یہ ہے کہ دین کی تعلیمات کو تھام لینا سیکھنا اور اس پر عمل کرنا۔ اور دوسرے یہ کہ آپس میں اتحاد قائم رکھنا تفرقے سے بچے رہنا۔ ان دونوں باتوں پر استقامت سے عمل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ قرآنی فکر سے آشنائی حاصل کی جائے۔ ایمان، تقوی، علم ویقین، اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم عمل، استقامت، توکل، صبر وشکر کے جذبے سے امت سرشار ہو۔ ساتھ ہی میدان عمل کے سپاہی بنے۔ اقامت دین کے لئے ضروری ہے کہ معاشرے کی اصلاح کی جائے۔ کفر، شرک، ظلم وناانصافی، کرپشن، شراب، زنا وغیرہ برائیوں کا خاتمہ کیا جائے جس کے لئے امت کو چاہیے کہ ایک دوسرے سے اختلافات کے باوجود مل جل کر اجتماعی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ہم نے رسولوں کو صاف صاف نشانیاں اور ہدایات کے ساتھ بھیجا اور ان کے ساتھ کتاب اور میزان نازل کی تاکہ لوگ انصاف پر قائم ہو (القرآن) قرآنی تعلیمات کی روشنی میں یہ بات صراحت سے سامنے آتی ہے کہ معاشرے کی اصلاح، فرد کی اصلاح تربیت پر منحصر ہے۔ اور اجتماعی جدوجہد ایک بہتر اسلامی معاشرے کے لئے لازمی ہے۔ اور ہماری دنیاوی اخروی کامیابی اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لینے اور تفرقے میں نہ پڑنے میں مضمر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اجتماعی جدوجہد کی توفیق عطا فرمائے آمین

روزنامہ ورق تازہ 3

ریاستی۔قومی

दैनिक वरक-ए-ताजा

11 Jan. 2025

نیبوانورنگیہ کشی نگر یوپی میں مسلم خواتین پر ظلم وستم اور بے عزتی کے خلاف فوری انصاف کا مطالبہ

صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا محمود اسعد مدنی کا وزیر اعلی اتر پردیش اور گورنر آنندی بین کو مکتوب

نئی دہلی، 10 جنوری 2025: جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا محمود اسعد مدنی نے اتر پردیش کے وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ اور گورنر آنندی بین پٹیل کو خط لکھ کر کشی نگر ضلع کے تھانہ نیبوا نورنگیہ گاؤں کے موضع رام پور لوکریا میں 2 جنوری 2025 کو پیش آمدہ شرمناک واقعہ پر فوری کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ جمعیۃ علماء کشی نگر کی طرف سے موصول شدہ رپورٹس اور مختلف میڈیا کے مطابق مذکورہ گاؤں کے ایک خاندان کی تین مسلم خواتین پر گاؤں کے دو درجن سے زائد افراد نے لاٹھی ڈنڈے سے حملہ کیا، انہیں برہنہ کر کے گاؤں میں گھمایا، اوران کے بدن کے کپڑے کو بھی نذر آتش کردیا۔ متاثرہ خواتین نے میڈیا کو اپنے ویڈیو بیان میں بتایا کہ انہیں سخت جسمانی اور ذہنی اذیت دی گئی اور جب ننگا کر کے ان کو جلانے کی کوشش کی گئی تو وہ بھاگ کر پڑوسی گاؤں میں پناہ لینے پر مجبور ہو ئیں جہاں مقامی لوگوں نے ان کی مدد کی اور پہننے کے لیے کپڑے دیے۔ مولانا مدنی نے اپنے خط میں کہا ہے کہ اس واقعہ کے ایک ہفتہ گزرنے کے باوجود مقامی پولیس کا رویہ انتہائی مایوس کن ہے۔ گہرائی سے تحقیقات کیے بغیر ایس ایچ او ان الزامات کو بے بنیاد بتا کر معاملہ رفع دفع کرنے کی کوشش کررہی ہے جب کہ رپورٹ کے مطابق گرام پردھان راجو سنگھ کا کہنا ہے کہ اس معاملے میں ان تینوں خواتین کے ساتھ انتہائی ظلم ہوا ہے۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ گورکھپور کے گلریہا پولیس اسٹیشن نے متاثرہ خاندان کے آٹھ افراد کے خلاف کیس درج کرلیا ہے، جس میں الزام لگایا گیا ہے کہ متاثرہ خاندان نے دلت برادری کی ایک خاتون کے فرار ہونے میں تعاون کیا ہے۔ لیکن دوسری طرف پولس نے خاتون کو برہنہ کرنے جیسے سنگین معاملے میں ہنوز کوئی کارروائی نہیں ہوئی ہے۔ مولانا مدنی نے کہا کہ خاتون کسی بھی طبقہ اور مذہب سے تعلق رکھتی ہو، ان کی عزت اس ملک کی عزت ہے۔ جن لوگوں نے سماج میں اس طرح کا گھناؤنا فعل انجام دیا ہے، ان کی اس مجرمانہ حرکت کو برداشت نہیں کیا جانا چاہیے۔ مولانا مدنی نے گورنر آنندی بین کے نام اپنے علیحدہ خط میں اس بات کا خاص طور پر ذکر کیا ہے کہ بحیثیت ایک خاتون، آپ یقیناً ان خواتین کے ناقابل تصور درد اور اذیت کو محسوس کرسکتی ہیں۔ ان کا یہ تکلیف دہ تجربہ نہ صرف ان کے حقوق کی سنگین خلاف ورزی ہے بلکہ یہ ہماری معاشرے کی تمام خواتین کی عزت اور وقار کی کھلی توہین بھی ہے۔ اس لیے اس معاملے میں آپ کی خصوصی مداخلت نہایت ضروری ہے تاکہ انصاف کو یقینی بنایا جاسکے اور یہ واضح پیغام دیا جاسکے کہ اس قسم کے تشدد کے واقعات کے لیے سماج میں کوئی جگہ نہیں ہے۔ مولانا مدنی نے مکتوب میں مطالبہ کیا ہے کہ اس واقعے کی غیر جانبدار اور فوری تحقیقات کی جائیں، ملزمان کو بلا تاخیر گرفتار کیا جائے اور ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے، متاثرہ خواتین کو مدد اور ان کی بازآبادکاری کے لیے مشاورت اور قانونی امداد فراہم کی جائے۔ مولانا مدنی نے مزید کہا کہ ایسے سنگین واقعات پر خاموشی اختیار کرنا اور انصاف فراہم نہ کرنا عوام کے قانون پر اعتماد کو کمزور کرتا ہے۔ انھوں نے گورنر سے اپیل کی کہ وہ فوری طور پر اس معاملے میں مداخلت کریں اور متاثرین کو انصاف فراہم کریں تاکہ انصاف کی جیت ہو اور معاشرے میں قانون کی بالادستی قائم رہے۔

مسلمانوں کے دین وایمان کی حفاظت کے لئے مکاتب کے نظام کو مضبوط کرنا ازحد ضروری ہے

دینی تعلیمی بیداری مہم کے تحت معلمین مکاتب اسلامیہ کے اجلاس سے مفتی روشن قاسمی کا خطاب

اکولہ: 10 جنوری 2025 (پریس ریلیز) آج یہاں جامعہ اسلامیہ دارالعلوم سونوری ضلع اکولہ میں ضلع کے مختلف دیہاتوں میں چلنے والے مکاتب کے معلمین ومدرسین کا مشاورتی اجلاس حضرت اقدس مولانا حافظ ندیم صدیقی صاحب (سرپرست دینی تعلیمی بورڈ وصدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر) کی نگرانی اور حضرت مولانا مفتی محمد روشن شاہ صاحب قاسمی (بانی ومہتمم جامعہ دارالعلوم سونوری وصدر دینی تعلیمی بورڈ جمعیۃ علماء مہاراشٹر) منعقد ہوا، جس کا آغاز قرآن کریم کی تلاوت کلام پاک اور نعتیہ کلام سے ہوا۔ اس موقع پر مفتی روشن قاسمی نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک مومن کا سب سے بڑا سرمایہ اس کا ایمان ہے اگر ایمان صحیح سلامت ہے تو وہ کامیاب ہے اگر ایمان سلامت نہیں ہے تو اگر چہ ساری دنیا اس کے پیروں میں ڈال دی جائے تو بھی وہ کامیاب نہیں ہوسکتا، سخت سے سخت حالات میں ایمان اور عقیدہ پر قائم رہنا ہی ایک مومن کی شان ہے۔ انہوں نے مدارس اسلامیہ اور مکاتب دینیہ کے نظام کو کیسے مستحکم کیا جائے ضروری امور کی طرف شرکاء کی توجہ مبذول کرائی۔ مفتی صاحب نے مزید کہا کہ اس وقت ملک اور مسلمانوں کی جو صورت حال ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے ان حالات میں مسلمانوں کے دین وایمان کی حفاظت کے لئے مکاتب کے نظام کو مضبوط کرنا ازحد ضروری ہے، اس کے ذریعہ ہی ہم اپنے نونہالوں کے ایمان کو بچا پائیں گے، اس وقت شہروں سمیت دیہی علاقوں کے مسلمان ارتدادی فتنے قادیانیت شکیلیت، وغیرہ کے شکار ہورہے ہیں، ان کا مقابلہ ان مکاتب کے ذریعہ ہی کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے معلمین سے اپیل کی کہ دینی تعلیمی بیداری مہم کو پورے مہینے تک چلانے کی فکر کریں، جامعہ دارالعلوم سونوری نے پروگرام کو کامیاب بنانے میں اہم رول ادا کیا۔

زموران میں آئی ای ڈی حملہ، پانچ فوجی ہلاک، بی ایل اے نے ذمہ داری قبول کی

بلوچستان۔ 9/ جنوری۔ ایم این این۔ بلوچستان کے ضلع کیچ کے علاقے زموران میں دیسی ساختہ بم نے پاکستانی فورسز کے قافلے کو نشانہ بنایا جس سے مبینہ طور پر ایک گاڑی تباہ اور متعدد ہلاکتیں ہوئیں۔ حکام نے بتایا کہ دھماکہ سنگوان پوسٹ کے قریب ہوا، جہاں قافلہ سامان پہنچا رہا تھا۔ مقامی ذرائع نے بتایا کہ دھماکے کے فوراً بعد ہیلی کاپٹر جائے وقوعہ پر پہنچے، ممکنہ طور پر زخمیوں کو نکالنے اور ہلاک ہونے والوں کو نکالنے کے لیے۔ بعد میں حکام نے تصدیق کی کہ دو سپاہی جن کی شناخت سپاہی نجم شاہ اور اطہر الدین کے نام سے ہوئی تھی، مارے گئے، جبکہ ایک اور سپاہی اور ایک سہولت کار زخمی ہوئے۔ بلوچ لبریشن آرمی (بی ایل اے)، ایک "آزادی کے حامی" مسلح گروپ نے حملے کی ذمہ داری قبول کی۔ میڈیا کے ساتھ شیئر کیے گئے ایک بیان میں، بی ایل اے کے ترجمان جیوند بلوچ نے کہا کہ گروپ کے جنگجوؤں نے زمورن کے علاقے پوگنزان میں قافلے میں شامل ایک گاڑی کو ریموٹ کنٹرول آئی ای ڈی سے نشانہ بنایا، جس میں مبینہ طور پر پانچ فوجی اہلکار ہلاک اور دو زخمی ہوئے۔ یہ حملہ تربت میں بی ایل اے کے مجید بریگیڈ کی جانب سے کیے گئے ایک خودکش بم حملے کے صرف دو دن بعد ہوا ہے، جس میں گروپ نے دعویٰ کیا تھا کہ 47 سیکیورٹی اہلکار ہلاک اور 30 سے زائد زخمی ہوئے۔ بیک ٹو بیک حملے بلوچ مسلح گروپوں کی بڑھتی ہوئی آپریشنل شدت کو نمایاں کرتے ہیں۔ بلوچستان میں 2024 میں مسلح سرگرمیوں میں تیزی سے اضافہ ہوا۔ آزادی کے حامی" گروپوں نے مبینہ طور پر 25 اضلاع میں 938 حملے کیے ہیں۔ ان حملوں کے نتیجے میں 1,000 سے زیادہ اموات اور 679 زخمی ہوئے، اس کے ساتھ ساتھ بنیادی ڈھانچے کو بھی خاصا نقصان پہنچا۔ حملوں کی تعداد میں پچھلے سال کے مقابلے میں 53 فیصد اضافہ ہوا، جب کہ ہلاکتوں میں حیران کن طور پر 80 فیصد اضافہ ہوا، جس سے 2024 بلوچستان میں پاکستانی سیکیورٹی فورسز کے لیے سب سے مہلک سال بن گیا۔ بی ایل اے نے 2024 میں کئی ہائی پروفائل آپریشنز کی ذمہ داری قبول کی، جس میں "آپریشن ہیروف"، بلوچستان میں اہم مقامات کو نشانہ بنانا، اور "آپریشن زیر پہازگ" شامل ہیں جن کا مقصد گوادر اور کیچ میں فوجی مقامات کو نشانہ بنانا تھا۔ نومبر میں، گروپ نے کہا کہ کوئٹہ ریلوے اسٹیشن پر حملے کے پیچھے اس کا ہاتھ تھا جس میں مبینہ طور پر 31 فوجی اہلکار ہلاک اور 62 دیگر زخمی ہوئے۔ تجزیہ کاروں کا خیال ہے کہ 2025 کے آغاز میں تربت کے قریب بڑے پیمانے پر "فدائی" حملہ پچھلے سال سے آپریشنل حکمت عملی کے تسلسل کا اشارہ ہے، جس میں آنے والے مہینوں اور سالوں میں تیزی سے مربوط اور پیچیدہ حملوں کا امکان ہے۔

اُردو یونیورسٹی میں

خواتین دستکاروں کے لیے دھنک بازار کا انعقاد

حیدرآباد، 10 جنوری (پریس نوٹ) مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں مانو انجمنِ خواتین اور صفاء کے اشتراک سے آج دھنک بازار 2025 کا اہتمام کیا گیا۔ اس کا مقصد خواتین میں تجارت کے فروغ کے لیے ایک پلیٹ فارم مہیا کرنا تھا۔ جناب ممتاز علی، چانسلر اردو یونیورسٹی نے اس کا افتتاح انجام دیا۔ افتتاحی اجلاس میں وہ مہمانِ خصوصی تھے جبکہ پروفیسر سید عین الحسن، وائس چانسلر نے اس پروگرام کی صدارت کی۔ دھنک بازار میں 40 اسٹالس لگائے گئے جن میں دستکاری کے مختلف نمونے، ثقافتی اشیاء کھانے کی اشیاء شامل تھیں۔ مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد نے اس نمائش کا مشاہدہ کیا اور شائقین کی بڑی تعداد نے ان متنوع اشیاء کی خریداری کرتے ہوئے ان نوجوان خواتین تاجروں کی حوصلہ افزائی کی۔ شری ممتاز علی نے اپنے خطاب میں سماجی اور اقتصادی ترقی کو فروغ دینے میں باہمی تعاون کی اہمیت پر زور دیا۔ پروفیسر سید عین الحسن نے اپنے صدارتی کلمات میں کاروبار اور اختراع میں تعلیم کے کردار پر روشنی ڈالی۔ اس تقریب میں اردو یونیورسٹی اور SAFA کے کئی ذمہ داران موجود تھے۔ مسز عرشے ہ حسن، صدر، مانو انجمن خواتین نے اپنی تنظیم کا تعارف پیش کیا، اور کہا کہ کمیونٹیز کو بااختیار بنانے اور پائیدار ترقی کو فروغ دینے کے انجمن پُرعزم ہے۔ صفاء کی ڈائرکٹر اور بانی صدر محترمہ روبینہ نفیس فاطمہ نے تنظیم صفاء اور اس کی سرگرمیوں کی تفصیلات سے آگاہ کیا۔

شعبۂ اُردو سوشل کی طالبہ مصباح مہر نے بی۔اے۔اُردو میں گولڈ میڈل حاصل کیا

شعبۂ اُردو نے سولاپور یونیورسٹی سے اب تک کُل چودہ طلائی تمغے حاصل کیے ہیں

شولاپور: 10/جنوری (اقبال باغبان): 10/جنوری 2025 بروز بدھ کو پنیہ شلوک اہلیا دیو ہولکر سولاپور یونیورسٹی کی گاؤ میں بیسواں سالانہ کونوکیشن پروگرام بڑے تزک واحتشام سے منایا گیا۔ اس تقریب میں شعبہ اُردو کی ہونہار طالبہ مصباح مہر موسیٰ منصور شیخ کو مہاراشٹر کے گورنر سی۔ پی۔ رادھا کرشنن کے دست مبارک اور صدر جامعہ پروفیسر ڈاکٹر پرکاش مہانور کی موجودگی میں پروفیسر محمد حنیف اسماعیل خرادی طلائی تمغے" سے نوازا گیا۔ اس طالبہ نے امسال بی۔اے۔ اُردو میں سب سے زیادہ نمبرات حاصل کیے ہیں۔ یہ گولڈ میڈل پروفیسر محمد حنیف اسماعیل خرادی کی یاد میں پچھلے گیارہ سالوں سے متواتر دیا جارہا ہے۔ واضح رہے کہ شعبۂ اُردو سوشل کالج نے ابتداء تا حال اس تمغے پر اپنی دعویداری قائم رکھی ہے۔ بی۔اے۔ اور ایم اُردو میں شعبۂ اُردو نے اب تک چودہ گولڈ میڈل حاصل کر کے تاریخ رقم کی ہے۔ علاوہ ازیں شعبہ کے چالیس طالب علموں نے شواجی یونیورسٹی اور سولاپور یونیورسٹی کی میرٹ لسٹ میں مقام حاصل کیا ہے۔ تیس طالب علموں نے اُردو میں نیٹ اور سیٹ کوالیفائی کیا ہے اور اب تک چھ طالب علموں نے پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری حاصل کی ہے۔ ان طالب علموں کو صدر شعبۂ اُردو پروفیسر ڈاکٹر محمد شفیع چوبدار، نائب صدر شعبۂ اُردو و حالیہ بی۔ او۔ ایس چیرمن ڈاکٹر غوث احمد شیخ کی رہبری حاصل رہی ہے۔ اس نمایاں کامیابی پر کالج کے کارگزار پرنسپل ای۔جا۔ تانبولی اور دیگر تدریسی وغیر تدریسی عملہ نے مُبارکباد دی۔ اس تاریخی کامیابی سے شہر کے اُردو داں طبقے میں خوشی کی لہر دوڑ رہی ہے۔

پاک مقبوضہ جموں وکشمیر کے الیکشن کمیشن کو تحلیل کرنے پر پاکستان کی مذمت

مظفر آباد۔ 9/جنوری۔ ایم این این۔ انسانی حقوق کے کارکن امجد ایوب مرزا نے پاکستان کے زیر قبضہ جموں وکشمیر کے الیکشن کمیشن کو تحلیل کرنے اور اس کے اختیارات پاکستان کے الیکشن کمیشن کو منتقل کرنے کے پاکستان کے فیصلے پر کڑی تنقید کی، یہ اقدام 14 جنوری سے نافذ العمل ہوگا۔ مرزا نے اس کارروائی کو پی او جے کے کے رہائشیوں کے جمہوری حقوق پر براہ راست حملہ قرار دیا، چیف الیکشن کمشنر اور کمیشن کے دیگر ارکان کی تقرریوں کی منسوخی کو نمایاں کیا، جس سے خطے کو مزید سیاسی دباؤ کا خطرہ لاحق ہو گیا۔ انہوں نے پاک مقبوضہ جموں وکشمیر کے وزیر اعظم چوہدری انوار الحق کی خاموشی کی مذمت کی، انہوں نے پاک مقبوضہ جموں وکشمیر میں جہادی کلچر کی مبینہ تشہیر کی وجہ سے انہیں خطرناک مہم جوئی کے طور پر ذکر کیا۔

عازمین حج 2025 سے کالی کٹ ایئرپورٹ سے ایرانڈیا کی جانب سے غیر معقول کرایہ وصول

وزیر اقلیتی امور کرن رجوجی سے انڈین یونین مسلم لیگ رکن پارلیمان ای ٹی محمد بشیر کی ملاقات

نئی دہلی: 10/جنوری (پریس ریلیز)۔ انڈین یونین مسلم لیگ (آئی یو ایم ایل) کے نیشنل آرگنائزنگ سکریٹری ای ٹی محمد بشیر ایم پی (ملاپورم کیرلہ) نے حج 2025 کیلئے عازمین حج سے کالی کٹ ایئرپورٹ سے غیر معقول کرایہ وصول کرنے کے بارے میں وزیر برائے اقلیتی امور شری کرن رجوجی سے ملاقات کی۔ ای ٹی محمد بشیر نے وزیر موصوف کو بتایا کہ ایر انڈیا کنور ایر پورٹ سے INR-87000/- کرایہ وصول کرتا ہے لیکن کالی کٹ ایرپورٹ سے ایر انڈیا INR-1,25,000/- روپئے کرایہ وصول کررہا ہے۔ عزت مآب وزیر شری کرن رجوجی نے اس معاملے پر ایر لائن سے بات کرنے اور مسئلے کو دور کرنے کا وعدہ کیا ہے۔

نظام کے امراء کے موضوع پر آمنہ بیگم کو پی ایچ ڈی

حیدرآباد، 10 جنوری (پریس نوٹ) کنٹرولر امتحانات، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کی اطلاع کے بموجب شعبۂ تاریخ کی اسکالر آمنہ بیگم دختر محمد عمر پاشاہ میاں کو پی ایچ ڈی کا اہل قرار دیا گیا ہے۔ انہوں نے اپنا مقالہ "حیدرآباد نظام کے امرائ: امرائے پائیگاہ کا مطالعہ"، پروفیسر دانش معین اور ڈاکٹر ایس عبدالطیٰ، اسسٹنٹ پروفیسر CSSEIP کی نگرانی میں مکمل کیا۔ ان کا وائیوا 24 دسمبر 2024 کو ہوا۔ واضح رہے کہ آمنہ بیگم، این ٹی آر ڈگری کالج، محبوب نگر میں بحیثیت لیکچرار برسرکار ہیں۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ ریسرچ اسکالر کی ابتدائی تعلیم سے ہی ذریعہ تعلیم اردو رہا ہے۔

چین کے اختراعی پروگرام اور دوہری استعمال کی حکمت عملی

بیجنگ۔ 9/جنوری۔ ایم این این۔ تکنیکی قیادت کے چین کے بلند حوصلہ جاتی ہدف نے آف شور اختراعی اڈوں کے نیٹ ورک کی تشکیل کا باعث بنا، جو ظاہری طور پر عالمی اداروں کے ساتھ تعاون کو فروغ دینے اور ٹیکنالوجی کی منتقلی اور ہنر کے حصول کے ذریعے اقتصادی ترقی کو تیز کرنے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ تاہم، ہزار ٹیلنٹ پلان جیسے اقدامات کے تحت کام کرنے والے ان اڈوں نے صنعتی جاسوسی اور دانشورانہ املاک کی چوری کے الزامات کے ساتھ ان کی سرگرمیوں پر سایہ ڈالنے کے ساتھ، اپنے دوہری استعمال کی نوعیت کے بارے میں اہم خدشات پیدا کیے ہیں۔ رپورٹوں اور تحقیقات سے ایسی مثالیں سامنے آئی ہیں جہاں ان پروگراموں میں حصہ لینے والے چینی محققین اور طلباء نے مبینہ طور پر حساس کارپوریٹ ڈیٹا اور ٹیکنالوجی کی منتقلی تک غیر مجاز رسائی میں ملوث پائے ہیں، جو اکثر ریاستی سرپرستی میں جاسوسی کی وسیع تر کوششوں سے منسلک ہوتے ہیں۔ اس نے مغربی حکومتوں کو چینی اداروں کے ساتھ تعاون پر ضابطوں کو سخت کرنے اور اسکریننگ کے سخت عمل کو لاگو کرنے پر آمادہ کیا ہے، جس سے بڑھتی ہوئی ایک دوسرے سے جڑی ہوئی دنیا میں قومی سلامتی کے خدشات کے ساتھ کھلی اختراع کو متوازن کرنے کے پیچیدہ چیلنج کو اجاگر کیا گیا ہے۔

پاکستان کی سیکیورٹی فورسز نے ضلع کیچ میں چار افراد کو 'اغوا' کیا

بلوچستان۔ 9/جنوری۔ ایم این این۔ بلوچستان کے ضلع کیچ میں پاکستانی سیکورٹی فورسز نے چار افراد کو اغوا کرلیا ہے، جن کے بارے میں ان کے گھر والوں کو ان کے ٹھکانے کا ابھی تک پتہ نہیں ہے۔ جاں بحق ہونے والوں کی شناخت رمضان بلوچ، شکر اللہ، شیر جان اسحاق اور فاروق اسحاق کے نام سے ہوئی ہے۔ نادرا کے ملازم رمضان بلوچ کو پیر کی شام سات بجے مند سے حراست میں لیا گیا۔ ان کے لاپتہ ہونے کے بعد، ان کے اہل خانہ اور حامیوں نے ہیرونک کے مقام پر ایک احتجاجی دھرنا دیا، جس نے ان کی رہائی کا مطالبہ کرنے کے لیے سی پیک ہائی وے کو بلاک کر دیا۔ محمد علی زمرانی کے بیٹے شکر اللہ کو منگل کی شام شاہی تمپ سے اغوا کیا گیا تھا اور اس کے بعد سے لاپتہ ہے۔ ایک الگ واقعے میں، دو نوجوان شیر جان اسحاق اور فاروق اسحاق کو پیر کی رات تربت کے آپسر بانڈے بازار سے جبری طور پر لاپتہ کر دیا گیا جب کہ سیکیورٹی فورسز نے مبینہ طور پر ان کے گھر پر چھاپہ مارا۔ دی بلوچستان پوسٹ کی رپورٹ کے مطابق اسحاق خاندان نے انکشاف کیا کہ ایک اور بیٹا شمس اسحاق بھی تین سال قبل جبری طور پر لاپتہ ہوگیا تھا اور تا حال لاپتہ ہے۔ گمشدگیوں کی بڑھتی ہوئی لہر نے بلوچستان بھر میں احتجاجی مظاہروں کو جنم دیا ہے، متاثرین کے اہل خانہ نے دھرنے دیے ہیں اور اہم شاہراہیں بلاک کردی ہیں۔ ان اقدامات کا مقصد خطے میں جبری گمشدگیوں اور انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے بڑھتے ہوئے مسئلے کے بارے میں بیداری پیدا کرنا ہے۔

پاکستان میں 2024 میں 379 لاپتہ افراد کے مقدمات درج ہوئے۔ کمیشن

اسلام آباد۔ 9/جنوری۔ ایم این این۔ لاپتہ افراد سے متعلق انکوائری کمیشن (COIOED) نے منگل کو جاری کردہ تازہ ترین اعداد وشمار کے مطابق 2024 میں لاپتہ افراد کے 379 نئے کیسز ریکارڈ کرنے کا اعلان کیا۔ لاپتہ افراد کے معاملے کی تحقیقات اور حل کے لیے 2011 میں قائم کیے گئے کمیشن نے انکشاف کیا کہ اس نے اسی سال کے دوران مجموعی طور پر 427 کیسز پر کارروائی کی۔ دسمبر 2024 تک، کمیشن کو 10,467 کیسز موصول ہوئے، جن میں سے 8,216 کیسز کو حل کیا گیا۔ مجموعی طور پر 6,599 افراد پائے گئے، اور 1,617 مقدمات بند کیے گئے۔ رپورٹ میں مزید روشنی ڈالی گئی کہ 2,251 مقدمات حل طلب رہے۔ حل ہونے والے مقدمات میں سے 4,613 افراد کو ان کے اہل خانہ کے پاس واپس کیا گیا، 1,011 کو حراستی مراکز میں رکھا گیا، 687 کو جیلوں میں رکھا گیا، اور 288 کی موت کی تصدیق ہوئی۔ یکم جنوری کو جاری ہونے والی دسمبر 2024 کے لیے کمیشن کی ماہانہ پیش رفت رپورٹ میں انکشاف کیا گیا ہے کہ 29 نئے کیسز رپورٹ ہوئے، جب کہ 44 کیسز کو حل کیا گیا۔ حل شدہ مقدمات میں سے 23 افراد کو ان کے خاندانوں سے ملایا گیا، پانچ کو حراستی مراکز میں رکھا گیا، چار کو قید کیا گیا، اور دو لاشیں برآمد ہوئیں۔ دس کیسز جبری گمشدگیوں سے متعلق نہیں پائے گئے۔ لاپتہ افراد کا مسئلہ پاکستان میں ایک متنازعہ اور حل طلب معاملہ ہے۔ دسمبر 2024 میں، سپریم کورٹ کے ایک آئینی بنچ نے اس بات کی تصدیق کی کہ جبری گمشدگیوں کے جاری مسئلے کو حل کرنے کا اختیار صرف پارلیمنٹ کے پاس ہے۔ جسٹس جمال خان مندوخیل جو کہ 6 رکنی بینچ کا حصہ ہیں، نے کہا کہ اس مسئلے کو حل کرنا پارلیمنٹ کی ذمہ داری ہے۔ جسٹس مندوخیل نے ریمارکس دیئے کہ 'عدالت نے ہمیشہ پارلیمنٹ کو سپریم باڈی تسلیم کیا ہے اور اب یہ پارلیمنٹ کو ثابت کرنا ہے'۔ وزیر قانون اعظم نذیر تارڑ نے اپریل کے شروع میں بات کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا تھا کہ اس مسئلے کو حل کرنا راتوں رات کا عمل نہیں ہوگا، لیکن حکومت تمام متعلقہ اسٹیک ہولڈرز کے درمیان اتفاق رائے پیدا کرنے کے لیے پرعزم ہے۔ انہوں نے اس بات کی بھی نشاندہی کی کہ پاکستان نے گزشتہ چار دہائیوں کے دوران دہشت گردی کے خلاف جنگ میں فرنٹ لائن ریاست کے طور پر نمایاں قربانیاں دی ہیں اور لاپتہ افراد کے معاملے کو حل کرتے وقت اس تناظر پر غور کیا جانا چاہیے۔

امریکہ چین AI ٹیک مقابلہ:

عالمی بالادستی کے لیے ٹگ آف وار

واشنگٹن ڈی سی۔ 9/جنوری۔ ایم این این۔ ریاستہائے متحدہ اور چین AI کے غلبہ کے لئے ایک سخت مقابلے میں مصروف ہیں، ایک ایسی دوڑ جس میں اہم اقتصادی اور فوجی اثرات ہیں، جس میں تکنیکی ترقی اور عالمی نظم کی تشکیل شامل ہے۔ امریکہ، روایتی طور پر ایک مضبوط سیمی کنڈکٹر فاؤنڈیشن (85٪ عالمی مارکیٹ شیئر) کے ساتھ AI تحقیق میں رہنما ہے، اعلیٰ درجے کے کمپیوٹنگ وسائل تک چین کی رسائی کو روکنے کے لیے اعلیٰ درجے کی چپس پر برآمدی کنٹرول استعمال کر رہا ہے۔ چین، AI خود کفالت میں بہت زیادہ سرمایہ کاری کر رہا ہے، اپنی AI چپس تیار کر رہا ہے، فوٹوونک چپس جیسے شعبوں میں ترقی کر رہا ہے، اور تربیت کے لیے درکار جدید کمپیوٹنگ وسائل تک رسائی میں چیلنجوں کا سامنا کرنے کے باوجود، برآمدی پابندیوں کے اثرات کو کم کرنے کے لیے موجودہ امریکی ٹیکنالوجی کو ذخیرہ کر رہا ہے۔ چینی AI کمپنیوں پر مغربی ترقیوں کا مقابلہ کرنے کے لیے دباؤ، خاص طور پر OpenAI کے سورا، نے گھریلو ایل ایل ایم کی ترقی اور آزاد سافٹ ویئر اور ہارڈ ویئر میں سرمایہ کاری میں اضافہ کیا ہے، حالانکہ مجموعی AI ٹیکنالوجی کے اسٹیک کے لیے امریکہ پر چین کے بہت زیادہ انحصار کے بارے میں خدشات برقرار ہیں۔ امریکی برآمدی کنٹرول کے باوجود، چینی ادارے مبینہ طور پر فریق ثالث ممالک سے زیر زمین نیٹ ورکس کے ذریعے اعلیٰ درجے کی GPUs حاصل کر رہے ہیں، جس سے امریکہ کو سخت ضوابط، بشمول قومی کوٹے اور ایک عالمی لائسنسنگ نظام، خامیوں کو سخت کرنے اور اہم ہارڈ ویئر تک رسائی کو محدود کرنے کے لیے اکسایا جا رہا ہے۔ امریکہ اوپن سورس RISC-V آرکیٹیکچر جیسی ٹیکنالوجیز تک چین کی رسائی کو محدود کرنے کے لیے ایک چوک پوائنٹ حکمت عملی بھی استعمال کر رہا ہے، جس کا مقصد چین کو جغرافیائی سیاسی فوائد کے لیے اس کا فائدہ اٹھانے سے روکنا ہے، حالانکہ امریکی ماہرین کا خیال ہے کہ چین کے موجودہ نفاذ عوامل کی وجہ سے پیچھے ہیں۔

پاکستان میں تعلیم کے لیے

یورپی یونین کی فنڈنگ کے غلط استعمال پر تشویش

بروسلز۔ 9/جنوری۔ ایم این این۔ یورپی یونین نے تعلیم کو بہتر بنانے کے لیے 2022 میں پاکستان کے صوبہ سندھ کے لیے 10 ملین یورو مختص کیے، لیکن سیکولر تعلیم کے بجائے مذہبی تعلیم کے لیے فنڈز کے ممکنہ غلط استعمال کے حوالے سے خدشات پیدا ہوئے ہیں۔ پاکستان کا قومی نصاب، تمام اسکولوں میں لازمی ہے، جس میں مختلف مضامین میں کافی اسلامی مذہبی مواد شامل ہے، خاص طور پر غیر مسلم طالب علموں کے لیے مذہبی رجحان کے امکانات کے بارے میں تشویش پیدا کرتا ہے۔ ناقدین کا استدلال ہے کہ اس بات کی ضمانت دینے کے لیے ناکافی نگرانی موجود ہے کہ یورپی یونین کے فنڈز مذہبی تعلیمات کو فروغ دینے والے اداروں کی حمایت نہیں کر رہے ہیں، بشمول اسلامی مدارس، جن پر فرقہ وارانہ نظریات کو فروغ دینے اور تشدد میں حصہ ڈالنے کے الزامات کا سامنا ہے۔ یورپی پارلیمنٹ کے ممبر، برٹ جان روئیسن نے یورپی کمیشن سے یورپی یونین کے فنڈز کے استعمال کی نگرانی کے طریقہ کار کے بارے میں سوال کیا ہے اور اس بات کو یقینی بنایا ہے کہ وہ مذہبی تعصب کی حمایت نہیں کر رہے ہیں، شفافیت اور خلاف ورزیوں پر ممکنہ پابندیوں کی درخواست کی ہے۔ یہ صورت حال بین الاقوامی ترقیاتی امداد کی پیچیدگیوں کو اجاگر کرتی ہے، پاکستان کے ترقیاتی اہداف کی حمایت اور انسانی حقوق اور مذہبی رواداری کی یورپی یونین کی اقدار کو برقرار رکھنے، بہتر نگرانی، سخت احتساب، اور مستقبل کے فنڈنگ کے معاہدوں میں زیادہ شفافیت کی ضرورت پر زور دیتی ہے۔

سلمان خان اور ساجد ناڈیاڈوالا کی سکندر' کا ٹیزر 2024 کی سب سے زیادہ پسند کی جانے والی بالی ووڈ فلم کا ٹیزر بن گیا! اعداد وشمار جانیں!

ممبئی: 10/جنوری (ایم ملک) ساجد ناڈیاڈوالا کی سکندر بلاشبہ اس سال کی سب سے زیادہ منتظر فلم ہے جس کا سب کو بے صبری سے انتظار ہے۔ حال ہی میں ریلیز ہونے والے طاقتور اور انتہائی اسٹائلش ٹیزر کو تمام حلقوں سے زبردست پذیرائی مل رہی ہے، جس نے سامعین کی توقعات کو نئی بلندیوں تک پہنچا دیا ہے۔ اس ٹیزر نے سامعین میں زبردست ہلچل مچا دی ہے، جیسا کہ اس کے 985K لائکس کا ثبوت ہے، جو اسے 2024 کی سب سے زیادہ پسند کی جانے والی بالی ووڈ فلم کا ٹیزر بناتا ہے۔ 28 دسمبر 2024 کو ریلیز ہونے والے سکندر کے ٹیزر نے 985K لائکس کے ساتھ 2024 کی سب سے زیادہ پسند کی جانے والی بالی ووڈ فلم کا اعزاز حاصل کیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ فلم کے لیے ناظرین کی بے پناہ محبت اور جوش ہے۔ سلمان خان اس ٹیزر میں اپنے بے مثال اور بے خوف انداز کے ساتھ شاندار واپسی کر رہے ہیں۔ سلمان خان عید 2025 پر سکندر کے ساتھ بڑے پردے پر شاندار واپسی کرنے کے لیے تیار ہیں۔ اس فلم کو ساجد ناڈیاڈوالا نے پروڈیوس کیا ہے اور اس کے ہدایت کار اے آر مروگاڈوس ہیں۔

تبتی کارکن نے تبت میں چینی پابندیوں پر روشنی ڈالی

دھرم شالا۔ 9/جنوری۔ ایم این این۔ ایک ممتاز تبتی کارکن، تعلیمی ماہر سماجیات، اور تبت میں چین کی انضمام کی پالیسیوں کے ماہر ڈی گیالو نے دھرم شالہ میں جلاوطن تبتی پارلیمنٹ کا دورہ کیا اور کئی چینی خطرات کو اجاگر کیا۔ رپورٹس کے مطابق، سپیکر کھینپو سونم ٹینفیل اور ڈپٹی سپیکر ڈولما تسیرنگ تیکھانگ کے ساتھ اپنی ملاقات کے دوران، ڈی گیالو نے تبت کے ثقافتی، مذہبی اور تعلیمی نظام کو چینی کمیونسٹ پارٹی (سی سی پی) کی پالیسیوں سے لاحق خطرات کے بارے میں تنقیدی بصیرت کا اشتراک کیا۔ گیالو، تبت کے سماجی وسیاسی منظر نامے پر ایک سرکردہ محقق، نے سی سی پی کے پابندیوں پر توجہ مرکوز کی۔ انہوں نے تبت کی خانقاہی زندگی میں چینی حکومت کی مداخلت پر گہری تشویش کا اظہار کیا، جس میں مرکزی خانقاہوں اور ان کی علاقائی شاخوں کے درمیان تاریخی اور روحانی تعلقات کو توڑنے کی پالیسیاں بھی شامل ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ کس طرح یہ حکمت عملی تبتی شناخت کو کمزور کرنے اور خطے میں مذہبی رسومات پر مکمل کنٹرول کو یقینی بنانے کی وسیع تر کوشش کا حصہ ہے۔

چین کی متنازعہ بے روزگاری کی شرح کو اصلاح کرنے کی ضرورت ہے۔ دانشور

بیجنگ۔ 9/جنوری۔ ایم این این۔ ایک اسکالر نے زور دیا ہے کہ چین کو اپنے بے روزگاری کے اعداد وشمار کو بہتر بنانے کی کوشش کرنی چاہیے، کیونکہ یہ ملک کی معاشی حقیقت کو بہتر طور پر گرفت میں لینے کی کلید ہیں اور 2025 میں قیادت کی ملازمت کی ترجیحی حکمت عملی کو بہتر طریقے سے نافذ کرنے کی جانب ایک طویل سفر طے کریں گے۔ نجی طور پر چلائے جانے والے چانگپنگ اکنامک فورم کے شریک بانی ژو چانگ ژینگ کی یہ تجویز، چین کے شہری بے روزگاری کی پیمائش، خاص طور پر مزدوروں کی سب سے کم عمر طبقے میں بے روزگاری کی شرح کے بارے میں طویل تنازع کے درمیان سامنے آئی ہے۔ موجودہ سروے شدہ شہری بے روزگاری کی شرح اس کام کے لیے ناکافی ہے اور ضروری اصلاحات اور توسیع کی ضرورت ہے۔ ژو نے Caijing میگزین کے 2025 کے آؤٹ لک شمارے میں شائع ہونے والے ایک حالیہ مضمون میں لکھا کہ مستقبل میں، روزگار اور بے روزگاری کی شرحیں اتنی ہی اہم ہوں گی، اگر زیادہ نہیں تو، حکومتی کام کی تاثیر کا جائزہ لینے میں مجموعی گھریلو پیداوار سے زیادہ۔ قومی شماریات کے بیورو کے مطابق، ملازم افراد وہ ہیں جن کی عمریں 16 سال یا اس سے زیادہ ہیں جنہوں نے اجرت یا کاروباری آمدنی حاصل کرنے کے لیے ہفتے میں کم از کم ایک گھنٹہ کام کیا ہے۔ بے روزگار افراد وہ ہیں جو بے روزگار ہیں لیکن کام کرنے کے لیے تیار اور قابل ہیں۔ جبکہ "ایک گھنٹہ" کا معیار بین الاقوامی لیبر آرگنائزیشن کی تعریف کے مطابق ہے، ژو نے دلیل دی کہ یہ اہم عوامل کی عکاسی کرنے میں ناکام رہتا ہے جیسے کہ کارکن کی آمدنی کی سطح، چاہے اس میں رہنے کے اخراجات شامل ہوں، یا اس کا مقامی کم از کم اجرت کے ساتھ موازنہ کیسے ہو۔ نیز، روزگار کے موجودہ میٹرکس چین کی تیزی سے بڑھتی ہوئی لچکدار روزگار کی آبادی کی حقیقت کو گرفت میں لینے کے لیے ناکافی ہیں، جو 2021 میں 200 ملین تک پہنچ گئی، اور ساتھ ہی ابھرتے ہوئے رجحانات جیسے کہ "سست روزگار" جہاں گریجویٹ افرادی قوت میں داخل ہونے میں مہینوں یا اس سے بھی تاخیر کرتے ہیں۔ انہوں نے نوٹ کیا کہ "یہ زمرے اکثر بے روزگاری اور مسلسل زیادہ پوشیدہ بے روزگاری جیسے مسائل کو چھپاتے ہیں۔" "پچھلے کچھ سالوں میں، کوویڈ 19 وبائی بیماری جیسے جھٹکوں نے لچکدار کارکنوں کی آمدنی کو مزید تنگ کر دیا ہے۔ ان سب کو ملازمت یافتہ افراد کے طور پر شمار کرنا واضح طور پر اعتبار کا فقدان ہے۔ نئے شہری ملازمتوں کی تخلیق اور سروے شدہ بے روزگاری کی شرح بیجنگ کی طرف سے چین کی جاب مارکیٹ کے حالات کا اندازہ لگانے کے لیے استعمال کیے جانے والے دو بڑے میٹرکس ہیں۔ چین کی مجموعی شہری بے روزگاری کی شرح نومبر میں 5 فیصد رہی، جب کہ 16-24 سال کی عمر کے افراد کے لیے بے روزگاری کی شرح، طالب علموں کو چھوڑ کر، 16.1 فیصد تھی، جو اکتوبر میں 17.1 فیصد سے بہتر ہوئی۔

زی اسٹوڈیوز اور رائے کپور فلمز نے شاہد کپور اور پوجا ہیگڑے اسٹارر فلم دیوا' کے گانے بھاسد مچا' کا ٹیزر جاری کردیا

ممبئی: 10/جنوری (ایم ملک) زی اسٹوڈیو اور رائے کپور فلم اپنی آنے والی فلم دیوا کے مداحوں کو ہر اپ ڈیٹ کے ساتھ ایک بہترین تجربہ دینے میں کوئی کسر نہیں چھوڑ رہے ہیں۔ پوسٹرز، ٹیزرز سے لے کر گانے کے دھماکہ خیز اعلان تک، وہ سب کی توجہ اپنی جانب مبذول کرنے میں کامیاب رہے ہیں۔ ایسے میں اب فلم کو لے کر جوش ایک نئی سطح کو چھو گیا ہے، کیونکہ بھاسد مچا کا ٹیزر جاری کر دیا گیا ہے، جو اس سال کی سب سے ہٹ فلم ثابت ہونے جا رہا ہے۔ چیزوں کو مزید برقی بنانے کے لیے، شاہد کپور اور پوجا ہیگڑے دبئی میں ہونے والی افتتاحی تقریب کے دوران اسٹیج کو آگ لگانے کے لیے تیار ہیں، جس سے شائقین کو آنے والی حیرت انگیز چیزوں کی جھلک ملتی ہے۔ لیکن، فی الحال، ہم ہائی وولٹیج ٹیزر میں ڈوبے ہوئے ہیں جو ہر کسی کے ہونٹوں پر ہے۔ ٹیزر میں شاہد کپور بالکل متحرک نظر آ رہے ہیں، اور یہ بالکل واضح ہے کہ ان کے پاس وہ سب کچھ ہے جس کی ناظرین کو ضرورت ہے۔ اس کے swag سے لے کر اس کے ڈانس کی چالوں تک، شاہد آپ کو پہلے سے زیادہ تفریح فراہم کرنے کے لیے حاضر ہیں۔ اس کی ڈانس پرفارمنس آپ کو اٹھنے اور رقص کرنے پر مجبور کر دے گی۔ توانائی کے بارے میں بات کرتے ہوئے، یہ بالکل حیرت انگیز ہے۔ وہ صرف کارکردگی کا مظاہرہ نہیں کر رہے ہیں۔ بلکہ ہر قدم کے ساتھ وہ سکرین پر حاوی ہے۔ یہ صرف ایک گانا نہیں ہے یہ ایک پورا ماحول ہے جو آپ کو اپنی طرف کھینچ لے گا، اور آپ ہر دھڑکن کو محسوس کریں گے۔ باسکو لیسلی مارٹیس کی کوریوگرافی کردہ 'بھاسد مچا' ایک شاندار بصری اور میوزیکل ٹریٹ ہونے کا وعدہ کرتی ہے۔ اس ٹریک کو میکا سنگھ، وشال مشرا اور جیوتیکا ٹانگری نے گایا ہے۔ وشال مشرا کے کمپوز کردہ، گانے کے بول راج شیکھر نے لکھے ہیں۔ معروف ملیالم فلم ساز روشن اینڈریوز کی ہدایت کاری اور زی اسٹوڈیوز اور رائے کپور فلمز کی پروڈیوس کردہ، دیوا 31 جنوری 2025 کو ریلیز ہونے والی ہے۔

21 جنوری کو پنڈت دین دیال اپادھیائے روزگار میلے کا انعقاد

ناندیڑ: 10/جنوری: (ورق تازہ نیوز) ناندیڑ ضلع کے بیروزگار امیدواروں کو روزگار کے مواقع فراہم کرنے کے مقصد سے ضلع اسکل ڈیولپمنٹ، ایمپلائمنٹ اینڈ انٹرپرینیورشپ گائیڈنس سینٹر کے ذریعے 21 جنوری 2025ء کو صبح 10 بجے سے ضلع اسکل ڈیولپمنٹ، ایمپلائمنٹ اینڈ انٹرپرینیورشپ گائیڈنس سینٹر، پہلا منزلہ، گورنمنٹ ٹیکنیکل اسکول سینٹر، آنند نگر روڈ، بابانگر، ناندیڑ میں پنڈت دین دیال اپادھیائے روزگار میلے کا انعقاد کیا گیا ہے۔ اس روزگار میلے میں نامور صنعتکار اور دیگر اداروں کی جانب سے انٹرویوز کا انعقاد ہوگا۔ ضلع کے بیروزگار امیدواروں سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ 21 جنوری 2025ء کو ضلع اسکل ڈیولپمنٹ، ایمپلائمنٹ اینڈ انٹرپرینیورشپ گائیڈنس سینٹر، آنند نگر روڈ، بابانگر، ناندیڑ میں حاضر ہو کر اس موقع کا فائدہ اٹھائیں۔ یہ اپیل اسسٹنٹ کمشنر ضلع اسکل ڈیولپمنٹ، ایمپلائمنٹ اینڈ انٹرپرینیورشپ گائیڈنس سینٹر، رینو کا تملوار نے کی ہے۔ مزید معلومات کے لیے دفتر کے ای میل nandedrojgar@gmail.com پر یا فون نمبر 02462251674 - اور یوگیش یڈپلوار سے 9860725448 پر رابطہ کریں۔

12 جنوری کو انڈسٹریل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ میں نیشنل یوتھ ڈے کا اہتمام

ناندیڑ: 10/جنوری: (ورق تازہ نیوز) شری گرو گوبند سنگھ جی گورنمنٹ انڈسٹریل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، ناندیڑ میں سوامی وویکانند کے یوم پیدائش کے موقع پر قومی یوم نوجوان کا اہتمام کیا گیا ہے۔ اس موقع پر 12 سے 16 جنوری 2025 تک مختلف پروگرام منعقد کیے جائیں گے۔ انسٹی ٹیوٹ کے پرنسپل ایس نے ٹرینیز سے اپیل کی کہ وہ اس پروگرام میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں۔ وی سوریاونشی نے کیا ہے۔ اس میں طالب علموں کے لیے مضمون، تقریر، مباحثہ، مصوری، کھیلوں کے مقابلے وغیرہ شامل ہیں۔ مقابلے کا انعقاد کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ، تربیت یافتہ افراد کو سوامی وویکانند کی سوانح حیات کے بارے میں معلومات فراہم کرنے کے لیے کلیدی مقرر کی طرف سے ایک گائیڈڈ لیکچر کا بھی اہتمام کیا گیا ہے۔ 12 جنوری کو قومی یوم نوجوان کے طور پر منایا جاتا ہے کیونکہ یہ سوامی وویکانند کا یوم پیدائش ہے۔ نوجوان ملک کا مستقبل اور ستون ہیں۔ سوامی وویکانند کو ہندوستان کے سب سے بڑے روحانی استاد اور مفکر کے طور پر جانا جاتا ہے۔ انہوں نے اپنی زندگی نوجوانوں میں حب الوطنی کا جذبہ پیدا کرنے کے لیے وقف کر دی، اور ان کے خیالات اور نظریات آج بھی لاکھوں نوجوانوں کی رہنمائی کر رہے ہیں۔

مرکز نے ریاستوں کے لیے جاری کیے ٹیکس سے حاصل 1.73 لاکھ کروڑ روپے، مغربی بنگال کو ملے 13 ہزار کروڑ

نئی دہلی: مرکزی حکومت نے آج (10 جنوری) ریاستی حکومتوں کو ٹیکس میں شراکت داری کی شکل میں 173030 ہزار کروڑ روپے جاری کر دیے ہیں۔ یہ نمبر دسمبر 2024 میں جاری کردہ 89086 کروڑ روپے کی منتقلی سے زیادہ ہے۔ وزارت مالیات کا کہنا ہے کہ اس ماہ کی گئی زیادہ منتقلی ریاستوں کو فنڈ خرچ میں تیزی لانے اور ترقیات وفلاح سے متعلق اخراجات کو فائنانس کرنے میں مدد کرے گی۔ جمعہ کے روز جاری کردہ رقم 26 ریاستوں کو دی گئی ہیں۔ سب سے زیادہ تقریباً 31 ہزار کروڑ روپے اتر پردیش کے حصے میں گئے ہیں۔ موصولہ اطلاع کے مطابق مغربی بنگال کے لیے 13017.06 کروڑ روپے، آندھرا پردیش کے لیے 7002.52 کروڑ روپے، کرناٹک کے لیے 6310.40 کروڑ روپے، آسام کے لیے 5412.38 کروڑ روپے، چھتیس گڑھ کے لیے 5895.13 کروڑ روپے، ہماچل پردیش کے لیے 1436.16 کروڑ روپے، کیرالہ کے لیے 3330.83 کروڑ روپے، پنجاب کے لیے 3126.65 کروڑ روپے اور تمل ناڈو کے لیے 7057.89 کروڑ روپے جاری کیے گئے ہیں۔ دیگر ریاستوں میں اتر پردیش کو 31039.84 کروڑ روپے، مہاراشٹر کو 10930.31 کروڑ روپے، گجرات کو 6017.99 کروڑ روپے، مدھیہ پردیش کو 13582.86 کروڑ روپے، منی پور کو 1238.9 کروڑ روپے اور میگھالیہ کو 1327.13 کروڑ روپے دیے گئے ہیں۔ واضح رہے کہ ٹیکس منتقلی مرکزی حکومت کے ذریعہ جمع کیے گئے ٹیکس کی شفاف آمدنی کو ریاستوں کو دینے کا ایک عمل ہے۔ مرکزی حکومت مالیاتی کمیشن کی سفارشات کی بنیاد پر مستقل قسطوں میں ریاستوں کو ٹیکس کی رقم جاری کرتی ہے۔ مالیاتی کمیشن کارپوریٹ ٹیکس، انکم ٹیکس اور مرکزی جی ایس ٹی سمیت سبھی ٹیکسز کی مجموعی شفاف آمدنی میں ریاستوں کے حصے کی سفارش کرتا ہے۔ 15ویں مالیاتی کمیشن نے سفارش کی تھی کہ مرکزی حکومت کے قابل تقسیم ٹیکس کا 41 فیصد 2021-26 کی مدت کے لیے ریاستوں کو الاٹ کیا جائے۔ اسے ورٹیکل ٹرانسفر کی شکل میں جانا جاتا ہے۔ اس نے ریاستوں کے درمیان رقم کی تقسیم کرنے کے لیے پیمانہ کی بھی سفارش کی تھی، جسے ہوریزانٹل ٹرانسفر کی شکل میں جانا جاتا ہے۔

چھتیس گڑھ: زیر تعمیر آئرن پائپ فیکٹری میں چمنی گرنے کا حادثہ، 8 ہلاکتیں، ریسکیو آپریشن جاری

چھتیس گڑھ کے مونگیلی ضلع کے سرگاو?ں تھانہ علاقے میں واقع رامبوڈ گاو?ں میں جمعرات کو زیر تعمیر آئرن پائپ فیکٹری میں ایک المناک حادثہ پیش آیا۔ اسپنج آئرن کے توسیعی کام کے دوران چمنی گرنے سے 8 مزدوروں کی ہلاکت کی تصدیق ہوئی ہے، جبکہ مزید کئی افراد کے ملبے میں دبے ہونے کا اندیشہ ہے۔ واقعہ کے دوران تقریباً 30 مزدور ملبے میں دب گئے۔ ریسکیو ٹیمیں ملبے میں پھنسے لوگوں کو نکالنے کے لیے مسلسل کام کر رہی ہیں۔ پولیس اور انتظامیہ جائے حادثہ پر موجود ہے اور مزدوروں کو محفوظ نکالنے کی ہر ممکن کوشش جاری ہے۔ عینی شاہدین کے مطابق چمنی گرنے کا واقعہ اس وقت پیش آیا جب بھاری سامان رکھنے والا سائیلو اچانک زمین پر آ گرا، جس کے بعد چمنی بھی گر گئی۔ حادثے کے نتیجے میں وہاں کام کرنے والے ملازمین میں خوف وہراس پھیل گیا۔ فوری طور پر پولیس اور دیگر انتظامیہ کو حادثے کی اطلاع دی گئی۔ حادثے کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے ضلع کے اعلیٰ افسران موقع پر پہنچے اور ریسکیو آپریشن کی نگرانی شروع کی۔ فائر بریگیڈ اور پولیس کی ٹیموں نے ملبے میں دبے مزدوروں کو نکالنے کے لیے کارروائیاں تیز کر دی ہیں۔

ناندیڑ ضلع میں بھی 'مشن 100 دن'

7 نکاتی پروگرام پر پوری قوت سے عملدرآمد شروع

ناندیڑ: 10/جنوری: (ورق تازہ نیوز) ضلع کلکٹر ابھیجیت راوت نے 'مشن 100 دن' کے نفاذ کے لیے ضلع کی مشینری کو فعال کر دیا ہے، جس کا 7 نکاتی پروگرام وزیر اعلیٰ دیویندر فڈنویس نے تصور کیا تھا۔ اس اقدام کے تحت 100 دنوں میں شہریوں کی سہولیات کو بہتر بنانے، انتظامیہ کو بہتر بنانے اور سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی پر زور دیا جائے گا۔ اس سلسلے میں، ضلع کلکٹر نے تمام محکموں کے سربراہوں کو 7 جنوری کو وزیر اعلیٰ دیویندر فڈنویس کے ساتھ ہونے والی ویڈیو کانفرنسنگ کے بعد، ضلع کے تمام محکموں کے سربراہوں کو تحریری احکامات جاری کیے ہیں۔ اس میں بنیادی طور پر درج ذیل سات فارمولے استعمال کیے گئے ہیں۔

7 نکاتی پروگرام کے اہم نکات: 1۔ ویب سائٹ کو اپ ڈیٹ کرنا: ضلع کی سرکاری ویب سائٹ کے معیار کو بہتر بنانے اور اسے شہریوں کے لیے معلوماتی اور مفید بنانے پر زور دیا جائے گا۔ اس بات کو یقینی بنانے کے لیے خصوصی کوششیں کی جائیں گی کہ شہری آن لائن سہولیات سے جلد فائدہ اٹھا سکیں۔ ان تمام دفاتر کو اپ ڈیٹ کرنے کی ہدایات دی گئی ہیں جن کی ویب سائٹس ہیں۔

.2 زندگی کی آسانی میں اضافہ: شہریوں کی روزمرہ زندگی میں مشکلات کو کم کرنے کے لیے مختلف خدمات کو ہموار اور ہموار کیا جائے گا اور مسائل کے حل کے لیے آسان حل نکالا جائے گا۔

3۔ دفتر کی صفائی: حکومتی فیصلے کے مطابق ''میرا خوبصورت دفتر'' انتظامیہ کے ہر دفتر کو صاف ستھرا، صاف ستھرا اور موثر رکھنے کے لیے صفائی مہم چلائی جائے گی۔

.4 شکایات کا ازالہ: شہریوں کے مسائل کے حل کے لیے شکایات کے ازالے کے طریقہ کار کو مزید موثر بنایا جائے گا۔ اس کے لیے آن لائن اور آف لائن دونوں طریقے استعمال کیے جائیں گے۔ خاص طور پر آپلے سرکار پورٹل، سی پی گرام اور پی جی پورٹل اور دیگر آن لائن پورٹل کے ذریعے شکایات کو دور کرنے کی ہدایات دی گئی ہیں۔

5۔ سہولیات میں اضافہ: شہری سہولیات کی بہتری کے لیے ٹھوس اقدامات کیے جائیں گے۔ سرکاری دفاتر میں پینے کے صاف پانی کی سہولت فراہم کرنے، دفاتر میں بیت الخلاء کو اپ ڈیٹ رکھنے، دفاتر میں اسٹڈی روم بنانے اور دفتر کے احاطے کو خوبصورت بنانے کی ہدایات دی گئی ہیں۔

6۔ سرمایہ کاری کی ترغیبات: ضلع میں سرمایہ کاری بڑھانے کے لیے سازگار ماحول پیدا کیا جائے گا۔ مقامی صنعتوں کے فروغ اور نئی صنعتوں کے قیام کے لیے خصوصی پالیسیاں بنائی جائیں گی۔ انہوں نے چوکس رہنے کی ہدایت کی ہے کہ تمام پرمٹ متعلقہ افراد کو فوری طور پر دستیاب کرائے جائیں گے اور کہیں بھی کوئی رکاوٹ نہیں آئے گی۔

7۔ فیلڈ وزٹ میں اضافہ: عہدیداروں نے حقیقی نفاذ کی نگرانی کے لیے ضلع کے مختلف حصوں کا دورہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ انہوں نے محکمہ کے سربراہوں کو فیلڈ وزٹ کے لیے دو دن مختص کرنے اور فیلڈ وزٹ کے دوران حکومت کی مہتواکانکشی اور پائلٹ اسکیموں کا جائزہ لینے کی ہدایت کی ہے۔

شیڈول اور پیشرفت کا جائزہ: اس پروگرام کے تمام نفاذ کو 15 اپریل تک مکمل کرنے کا ہدف ہے۔ دریں اثنا، اس منصوبے کا 50 دن کے بعد جائزہ لیا جائے گا۔ ضلع کلکٹر نے 100 دنوں کی مدت میں مکمل کرنے کا حکم دیا ہے، ان مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے تمام محکمے مل کر کام کر رہے ہیں۔

حکومت مہاراشٹر کے ریاستی مثالی صحافتی ایوارڈ کیلئے درخواستیں مطلوب

ممبئی: 10/جنوری۔ ڈائریکٹوریٹ جنرل آف انفارمیشن اینڈ پبلک ریلیشنز بہترین صحافت، بہترین تحریر، بہترین ٹیلی ویژن نیوز اسٹوریز، بہترین فوٹو گرافی، سوشل میڈیا اور صفائی مہم کے بارے میں عوامی بیداری کی تحریروں کے لیے ایک ایوارڈ مقابلے کا اعلان کر رہا ہے۔ اس مقابلے کے لیے 1 جنوری 2024 سے 31 دسمبر 2024 کے درمیان شائع ہونے والی تحریروں/ تصاویر/ خبروں کے لیے اندراجات طلب کیے گئے ہیں۔ اندراجات جمع کرانے کی آخری تاریخ 31 جنوری 2025 ہے۔ ریاست کے مختلف حصوں کے امیدواروں کو متعلقہ ڈسٹرکٹ انفارمیشن آفس سے مقررہ فارمیٹ میں درخواست فارم حاصل کرنا چاہیے جبکہ ممبئی سٹی اور ممبئی کے مضافاتی اضلاع سے تعلق رکھنے والے امیدواروں کو ڈائریکٹوریٹ جنرل آف انفارمیشن اینڈ پبلک ریلیشنز، گراؤنڈ فلور، ہتما سے درخواست فارم حاصل کرنا چاہیے۔ راج گرو چوک، میڈم کاما مارگ، منترالیہ، ممبئی - 32۔ درخواست فارم ویب سائٹ www.maharshtra.gov.in اور dgipr.maharashtra.gov.in کے ساتھ ساتھ https://mahasamvad.in پر دستیاب ہیں۔

ایوارڈز کی معلومات: (ایوارڈ کا نام اور انعام)

.1 اٹل بہاری واجپائی نیشنل جرنلزم ایوارڈ (قومی سطح) - 1,00,000/- (ایک لاکھ روپے نقد) (میڈل اور توصیف نامہ)

.2 بال شاستری جامبھیکر ایوارڈ (مراٹھی) (ریاستی سطح) - 51 ہزار روپے (توصیف نامہ ونقد انعام)

.3 انت گوپال شیوڑے ایوارڈ (انگریزی) (ریاستی سطح) - 51 ہزار روپے (توصیف نامہ ونقد انعام)

.4 بابوراؤ وشنو پراڈکر ایوارڈ (ہندی) (ریاستی سطح) - 51 ہزار روپے (توصیف نامہ ونقد انعام)

.5 مولانا ابوالکلام آزاد ایوارڈ (اردو) (ریاستی سطح) - 51 ہزار روپے (توصیف نامہ ونقد انعام)

.6 یشونت راؤ چوان ایوارڈ گورنمنٹ گروپ (مراٹھی) (معلومات اور تعلقات عامہ) (ریاستی سطح) - 51 ہزار روپے (توصیف نامہ ونقد انعام)

.7 پی ایل دیشپانڈے بہترین ٹیلی ویژن نیوز اسٹوری ایوارڈ (ریاستی سطح) - 51 ہزار روپے

.8 تولا رام کگریجا بہترین اخباری فوٹو گرافر ایوارڈ (ریاستی سطح) - 51 ہزار روپے (میڈل توصف نامہ)

.9 کیکی موس بیسٹ فوٹو گرافر ایوارڈ گورنمنٹ گروپ (انفارمیشن اینڈ پبلک ریلیشنز) (ریاستی سطح) - 51 ہزار روپے (تعریف کا نشان اور سٹیفکیٹ)

.10 سوشل میڈیا ایوارڈ (ریاستی سطح) - 51 ہزار روپے (تمغہ اور تعریفی سٹیفکیٹ)

.11 سوچھ مہاراشٹر عوامی بیداری ایوارڈ (ریاستی سطح) - 51 ہزار روپے (میڈل اور تعریفی سٹیفکیٹ)

.12 صحافی سدھا کر ڈوئیفوڈ اگریکلن ایوارڈ (ریاستی سطح) - 51 ہزار روپے (اسٹامپ اور سٹیفکیٹ آف تعریف)

.13 دادا صاحب پوٹنیس ایوارڈ، (ناسک ڈویژن) - 51 ہزار روپے ((مومنٹو اور توصیف نامہ) کے علاوہ، 10 ہزار روپے گاؤں کے لوگوں نے دیا ہے۔)

.14 انت راؤ بھلے راؤ ایوارڈ، (اورنگ آباد اور لاتور ڈویژن) - 51 ہزار روپے (مومنٹو اور توصیف نامہ)

.15 آچاریہ اترے ایوارڈ، (ممبئی ڈویژن) - 51 ہزار روپے (مومنٹو اور توصیف نامہ)

.16 نانا صاحب پارولیکر ایوارڈ، (پونے ڈویژن) - 51 ہزار روپے (مومنٹو اور توصیف نامہ)

.17 ایس ایم پرانجاپے ایوارڈ، (کونک ڈویژن) - 51 ہزار روپے (مومنٹو اور توصیف نامہ)

.18 جی۔ جی۔ جادھو ایوارڈ، (کولہاپور ڈویژن) - 51,000 روپے (مومنٹو اور توصیف نامہ)

.19 لوک نائک باپو جی اینی ایوارڈ، (امروتی ڈویژن) - 51 ہزار روپے (مومنٹو اور توصیف نامہ)

.20 جی این ماڈکھولکر ایوارڈ، (ناگپور ڈویژن) - 51 ہزار روپے (مومنٹو اور توصیف نامہ)

کانگریس لگاتار ہو رہی مضبوط، درجنوں عآپ اور بی جے پی لیڈران کانگریس میں شامل

نئی دہلی: دہلی اسمبلی انتخاب سے قبل جاری سیاسی سرگرمیوں کے درمیان کانگریس لگاتار مضبوط ہوتی ہوئی نظر آ رہی ہے۔ ایک طرف کانگریس لیڈران و کارکنان مختلف علاقوں میں پہنچ کر کانگریس کے منصوبوں سے عوام کو واقف کرا رہے ہیں، دوسری طرف عام آدمی پارٹی اور بی جے پی کے لیڈران و کارکنان بڑی تعداد میں کانگریس کی رکنیت اختیار کر رہے ہیں۔ آج بھی

درجنوں بی جے پی-عآپ لیڈران و کارکنان کو دہلی کانگریس صدر دیویندر یادو نے کانگریس کی رکنیت دلائی۔ بادلی اسمبلی حلقہ سے کانگریس امیدوار دیویندر یادو نے آج علاقہ میں منعقد ایک سادہ تقریب میں بی جے پی اور عآپ چھوڑنے والے کئی لیڈران و کارکنان کو کانگریس میں شامل کیا۔ کانگریس کی رکنیت اختیار کرنے والوں میں ایڈووکیٹ نیہا یادو، کرشنا یادو، ساگر سنگھ، گوتم یادو، ستیش اگروال، دھیرج کھتری، نکھل یادو، ویشو، دلیر یادو، گورو، امت، پارس کھتری وغیرہ کے نام قابل ذکر ہیں۔ سیماپوری اسمبلی حلقہ میں بھی آج کچھ بی جے پی و عآپ لیڈران نے کانگریس کا دامن تھاما۔ سیماپوری اسمبلی حلقہ کے سابق بی جے پی لیڈر راج کمار انجان اور منا لال چوہان کو دیویندر یادو نے کانگریس کی رکنیت دلائی اور امید ظاہر کی کہ وہ کانگریس کے نظریات عوام میں لے کر جائیں گے۔ انھوں نے ان لیڈران و کارکنان کو پارٹی میں شامل کرنے کے بعد کہا کہ یقیناً ان کے ساتھ آنے سے کانگریس کے فتح سے متعلق عزائم کو مضبوطی ملے گی۔

آج اردو گھر میں بیادِ بھارت رتن مولانا ابوالکلام آزادؔ

جشن تمیز احمد پرواز بین الریاستی مشاعرے کا انعقاد

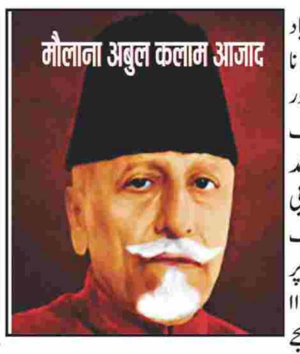

ناندیڑ: (راست) بیاد بھارت رتن مولانا ابوالکلام آزاد اور طنز ومزاح کے معروف شاعر جناب تمیز احمد پرواز ? کی ادبی خدمات کے اعتراف میں جشن کے موقع پر ناندیڑ اردو گھر میں ۱۱ جنوری کو شام 7 بجے ایک عظیم الشان بین الریاستی مشاعرے کا انعقاد عمل میں آرہا ہے۔ سماجی کارکن و انجینیئر عبدالقدیر صاحب کی ملّی 'سماجی اور تہذیبی خدمات کے اعتراف میں بزم اردو ادب' ناندیڑ کی جانب سے مرحوم ڈاکٹر فہیم احمد صدیقی فخرِ مراٹھواڑہ ایوارڈ برائے سماجی خدمات سے نوازا جائے گا۔ مہمانانِ خصوصی عزت مآب عالی جناب رویندر وسنت راو چوہان صاحب (رکنِ پارلیمنٹ 'ناندیڑ) اور عالیجناب ڈاکٹر سدھیر دیشمکھ صاحب (ڈین گورنمنٹ میڈیکل کالج اینڈ ہاسپٹل 'ناندیڑ) جناب موہن راو ہمبرڈے سابق ایم ایل اے' جناب حاجی عبدالستار سٹی صدر کانگریس 'سابق میئر ناندیڑ' جناب حاجی مسعود خان نائب صدر اقلیتی کانگریس کمیٹی مہاراشٹرا' و سابق ڈپٹی میئر 'ناندیڑ' جناب شمیم عبداللہ سابق ڈپٹی میئر ناندیڑ' جناب مہیش دیشمکھ ضلع صدر شمالی ناندیڑ کانگریش کمیٹی شرکت فرمائیں گے۔ شال وگلپوشی کے بعد ایک عظیم الشان بین الریاستی مشاعرے کا انعقاد عمل میں آئے گا جسمیں مہمان شعرا جناب عظیم دیواسی (اندور)، جناب ڈاکٹر معین امر بمبو ' محترمہ ڈاکٹر ممتاز سلطانہ' جناب پروفیسر سمیع الدین نعیم (حیدرآباد)' جناب مقصود اشرف (مالیگاوں)' جناب نفیس ناندوی (ناندوہ)، جناب شفیع احمد شفیع (پربھنی)، جناب طیب پاشاہ شباب (پانڈھرا کاوڑا) جناب کھٹ پٹ جھینسوی (تیلنگانہ)، جناب انصاری جاوید (پربھنی)، جناب فیض سبحانی (جالنہ)، جناب سید کریم اللہ حسینی (پربھنی)۔ میزبان شعراء جناب الحاج کمال الدین صدیقی ساجد' جناب عطا حیدرآبادی' جناب الطاف احمد ثانی' جناب التمش طالب' جناب غالب آسی' جناب منظور ہاشمی' جناب علیم اسرار' جناب اطہر کلیم' جناب ظہیر الدین بابر' جناب رشید میمن' جناب ذکی احمد ذکی' کے علاوہ ہندی کے شعرا محترمہ سمیتا محریر' محترمہ میگھا گائیکواڑ ' جناب راجیندر اپادھیائے ' جناب وجے بنڈے وار ' جناب راجیندر شرما شرکت فرمائیں گے۔ سرپرست مشاعرہ جناب محمود علی سحر، سہیل احمد صدیقی انجینئر عبدالقدیر سوشیل ورکر، ڈاکٹر شیخ رفیق اکمل، منظور ہاشمی گلوکار شاعر نے محبان اردو سے کثیر تعداد میں شرکت کرتے ہوئے پروگرام کو کامیاب بنانے کی اپیل کی ہے۔

ایل سی بی کی کامیاب کارکردگی

چار ملزمین گرفتار، پستول اور کارتوس ضبط

ناندیڑ (نمائندہ) لوکل کرائم برانچ کے پولس انسپکٹر ادے کھنڈرائی کی رہنمائی میں ان کے دبنگ ساتھی پولیس سب انسپکٹر ملند سونکملے اور ان کے ساتھیوں نے چار نوجوانوں کو گرفتار کر کے ان کے پاس سے چار آتشیں اسلحہ (پستول) اور تین زندہ کارتوس برآمد کئے ہیں۔ 9 جنوری کو سب انسپکٹر آف پولیس ملند سون کامبلے اور ان کے ساتھیوں پولیس افسران روی شنکر بامنے، ملند نرباگ، چندرکانت سوامی، راہول لٹھکر، تروپتی تلنگ، سدھارتھ جونڈھالے، راجیند رسیکر اور دیپک اوڈانے نے عالم گبرو شیخ (20) ساکنہ کو گرفتار کیا۔ دھنورا تعلقہ۔ ضلع لوہا ناندیڑ کو حراست میں لے لیا گیا۔ وہ پستول بیچتا تھا۔ اس کے ساتھ پولیس نے سرسوتی نگر کے قریب دھرم آباد کے وجے پرکاش بوئن واڈ (21)، سورج شیشرا و ونجارے (21) کو گرفتار کیا ہے۔ پمپلی کوٹھا (مگارے) تال۔ ضلع مدکھڈ۔ ناندیڑ، وجے بھاسکر کندھارے (23) ریس۔ سما گاٹی۔ ہنگولی کو مختلف مقامات سے حراست میں لیا گیا۔ ان کے قبضے سے کل 4 آتشیں اسلحہ (پستول) اور 3 زندہ کارتوس برآمد ہوئے۔ اس سلسلے میں ناندیڑ دیہی اور لوہا پولس تھانوں میں مقدمات درج کئے گئے ہیں۔

پرلی اسمبلی انتخابات میں 201 بوتھوں پر فرضی ووٹنگ کرائی گئی

این سی پی-شرد پوار کے اسمبلی لیڈر جیتندر اوہاڈ کا سنگین الزام

ممبئی: پرلی اسمبلی حلقے میں 201 بوتھوں پر قابض ہو کر فرضی ووٹنگ ووٹنگ کرائی گئی۔ ووٹروں کی انگلی پر سیاہی لگائی جاتی اور انہیں باہر بھیج دیا جاتا تھا، جبکہ ووٹنگ مشین کا بٹن اندر موجود ایک گینگ کے افراد دباتے تھے۔ یہ سنگین الزام این سی پی شرد پوار کے اسمبلی میں لیڈر جیتندر اوہاڈ نے ممبئی میں ایک پریس کانفرنس میں لگایا ہے۔ اس موقع پر پرلی اسمبلی حلقے کے امیدوار راجے صاحب دیشمکھ بھی موجود تھے۔ جیتندر اوہاڈ نے کہا کہ اسمبلی انتخابات کے بعد عوام کے دل ودماغ میں الیکٹرانک ووٹنگ مشین (ای وی ایم) اور انتخابات کے حوالے سے کئی سوالات اٹھے ہیں۔ پرلی اسمبلی حلقے میں این سی پی شرد پوار کے امیدوار راجے صاحب دیشمکھ مسلسل ہر بوتھ کا دورہ کر رہے تھے۔ پرلی اسمبلی حلقے میں کل 396 بوتھ ہیں۔ لوک سبھا انتخابات کے دوران بے ضابطگیوں کے بعد ہائی کورٹ نے 122 بوتھوں کو انتہائی حساس قرار دیا تھا اور ان پر اضافی سیکیورٹی کی ہدایت دی تھی۔ ان بوتھوں کی حفاظت کی ذمہ داری ضلع کلکٹر، ضلع پولیس سپرنٹنڈنٹ اور الیکشن افسران کی تھی، لیکن ان انتخابات میں 201 بوتھوں پر حملہ کرتے ہوئے 101 بوتھوں کو مکمل طور پر قابو میں لے لیا گیا تھا۔ جیتندر اوہاڈ نے الیکشن کمیشن کو شدید تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ یہ ادارہ اب بیشرم افراد کا اڈہ بن گیا ہے اور حکومتی جماعتوں کو مدد فراہم کر رہا ہے۔ انہوں نے الیکشن افسران کو چیلنج کیا کہ وہ بوتھ کیپچرنگ پر وضاحت دیں۔ اوہاڈ نے پرلی میں بوتھ کیپچرنگ کے دوران ایک ویڈیو پیش کیا گیا ہے جس میں گوتیا گیتے نظر آ رہے ہیں۔ انہوں نے سوال کیا کہ کیا الیکشن کمیشن انہیں حراست میں لے گا؟ اوہاڈ نے کہا کہ کمیشن کو اس معاملے کو سنجیدگی سے لینا چاہیے اور متعلقہ افسران کا تحریری جواب عوام کے سامنے پیش کرنا چاہیے۔ اوہاڈ نے مزید کہا کہ گوپی ناتھ راو? منڈے جب بیڑ ضلع کی قیادت کرتے تھے تو وہاں ایسی ہٹ دھرمی نہیں ہوتی تھی۔ انہوں نے کہا کہ ذات پات کے نام پر عوام کو بیوقوف بنایا جا رہا ہے۔ بیڑ کو تباہ کرنے والے ایس پی، کلکٹر اور دیگر افسران کی تحقیقات ہونی چاہیے۔ اس موقع پر پرلی اسمبلی حلقے کے امیدوار راجے صاحب دیشمکھ نے کہا کہ ووٹنگ کے دوران ووٹروں کو ان کے حق رائے دہی سے محروم کیا گیا۔ ووٹرز کا صرف ووٹر کارڈ دیکھ کر ان کی انگلی پر سیاہی لگا دی جاتی، لیکن ووٹ مشین کا بٹن کوئی اور دبا رہا تھا۔ یہ ووٹروں کے ساتھ ناانصافی ہے۔

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی *(پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)

Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui

POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded

کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔